40

ہفت روزہ
لاہور
ندائے خلافت
www.tanzeem.org
تنظیم اسلامی کا ترجمان

مسلسل اشاعت کا
34واں سال

تنظیم اسلامی کا پیغام
خلافت راشدہ کا نظام

27ربیع الثانی تا 3جمادی الاوّل 1447ھ/ 21 تا 27اکتوبر 2025ء

ایمان وعقیدہ کی طاقت

جب ایمان کی حقیقت دل میں جاگزیں ہوجاتی ہے تو وہ اس کو عمل پر اُکساتی ہے، تاکہ واقعاتی اور عملی زندگی میں اپنا فرض ادا کرے۔ دنیا میں عقیدے کے عملی معجزات ماضی میں اور حال میں بہت سے ہوئے ہیں، اور مستقبل میں بھی ہوں گے۔ ان معجزات نے دُنیا میں انقلاب برپا کئے ہیں۔ دراصل عقیدہ انسان کی جان میں ایک عظیم قوت پیدا کر دیتا ہے، اس قوت کے باعث نفسِ انسانی بڑے بڑے کارنامے انجام دینے کے قابل ہوجاتا ہے۔ عقیدہ، فرد اور جماعت کو حیرت انگیز قربانیوں پر آمادہ کرتا ہے۔ عقیدے کے زور سے دُنیا کی فانی زندگی آخرت کی باقی زندگی کی کامیابی میں بدل جاتی ہے۔ عقیدہ انسان کی تمام قوتوں کو مجتمع کر دیتا ہے، اس کو ہدف اور مقصد عطا کرتا ہے اور اس کے لیے قربانی کرنے کی اُمنگ پیدا کرتا ہے۔ عقیدہ انسان کو حکومت، مال و دولت اور لوہے اور آگ کی قوتوں کے آگے کھڑا کر دیتا ہے۔ ایسا شخص باطل سے نہیں گھبراتا اور برائی کی قوتوں سے نہیں ڈرتا، خواہ وہ قوتیں کس قدر ہوں اور کتنی طاقت ور ہوں۔ عقیدے کی طاقت ان تمام قوتوں کو شکست دے دیتی ہے اور اُن پر غالب آجاتی ہے۔ یہ فتح ایک فانی فرد کی نہیں ہوتی بلکہ ایک باقی اور قائم ودائم عقیدے کی ہوتی ہے۔

فی ظلال القرآن
سید قطب شہیدؒ

مسجدِ اقصیٰ کی حرمت اور فلسطینی مسلمانوں کو اپنی دعاؤں میں شامل رکھیں!

اس شمارے میں

عقلِ سلیم سے کام لیں!

فکرِ آخرت اور ہماری دینی وملی ذِمّہ داریاں

پاک افغان کشیدگی: خدشات وخطرات

محوِ حیرت ہوں......

توہینِ رسالت کیس کی روداد

اے آنکھوں والو! عبرت پکڑو!

روزِ قیامت جھوٹے معبودوں اور اُن کے پجاریوں کا دردناک انجام

سُورۃُ الرُّوم | بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ | آیات: 11 تا 13

اَللّٰہُ یَبۡدَؤُا الۡخَلۡقَ ثُمَّ یُعِیۡدُہٗ ثُمَّ اِلَیۡہِ تُرۡجَعُوۡنَ ﴿۱۱﴾
وَ یَوۡمَ تَقُوۡمُ السَّاعَۃُ یُبۡلِسُ الۡمُجۡرِمُوۡنَ ﴿۱۲﴾ وَ لَمۡ یَکُنۡ
لَّہُمۡ مِّنۡ شُرَکَآئِہِمۡ شُفَعٰٓؤُا وَ کَانُوۡا بِشُرَکَآئِہِمۡ کٰفِرِیۡنَ ﴿۱۳﴾

آیت 11 ﴿اَللّٰہُ یَبۡدَؤُا الۡخَلۡقَ ثُمَّ یُعِیۡدُہٗ﴾ ’’اللہ ہی پہلی مرتبہ پیدا کرتا ہے‘ پھر وہی اُسے دوبارہ پیدا کرتا ہے‘‘

یہ الفاظ قرآن حکیم میں بار بار آئے ہیں۔ یُعِیۡدُہٗ فعل مضارع ہے اور اس لحاظ سے اس میں حال اور مستقبل دونوں زمانوں کے معنی پائے جاتے ہیں۔ اگر اس کا ترجمہ فعل حال میں کیا جائے تو دنیا میں مخلوقات کی بار بار پیدائش (reproduction) مراد ہو گی‘ جیسے ایک فصل بار بار کٹتی ہے اور بار بار پیدا ہوتی ہے‘ جبکہ فعل مستقبل کے ترجمے کی صورت میں اس کا مفہوم عالم آخرت میں انسانوں کے دوبارہ جی اُٹھنے تک وسیع ہو جائے گا۔

﴿ثُمَّ اِلَیۡہِ تُرۡجَعُوۡنَ ﴿۱۱﴾﴾ ’’پھر اُسی کی طرف تمہیں لوٹ کر جانا ہے۔‘‘

آیت 12 ﴿وَ یَوۡمَ تَقُوۡمُ السَّاعَۃُ یُبۡلِسُ الۡمُجۡرِمُوۡنَ ﴿۱۲﴾﴾ ’’اور جس دن قیامت قائم ہو جائے گی تو مجرم اُس دن مایوس ہو کر رہ جائیں گے۔‘‘

آیت 13 ﴿وَ لَمۡ یَکُنۡ لَّہُمۡ مِّنۡ شُرَکَآئِہِمۡ شُفَعٰٓؤُا وَ کَانُوۡا بِشُرَکَآئِہِمۡ کٰفِرِیۡنَ ﴿۱۳﴾﴾ ’’اور نہیں ہوں گے ان کے شریکوں میں سے کوئی بھی ان کے لیے سفارش کرنے والے‘ اور وہ خود بھی اپنے شریکوں کا انکار کرنے والے ہوں گے۔‘‘

جب وہ دیکھیں گے کہ جن سے اُنہوں نے امیدیں وابستہ کر رکھی تھیں وہ اُن کی کسی قسم کی کوئی مدد نہیں کر رہے تو وہ اُن کے منکر ہو جائیں گے۔

درس حدیث

چند بڑے کبیرہ گناہ

عَنۡ عَبۡدَ اللّٰہ بن عمرو بن العاص ؓ عن النبي ﷺ قال: ((اَلۡکَبَائِرُ: اَلۡاِشۡرَاکُ بِاللّٰہِ، وَعُقُوقُ الۡوَالِدَیۡنِ، وَقَتۡلُ النَّفۡسِ، وَالۡیَمِیۡنُ الۡغَمُوۡسُ)) (رواہ البخاری)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ’’کبیرہ گناہ ہیں: اللہ کا شریک ٹھہرانا، ماں باپ کی نافرمانی کرنا، کسی کا قتل کرنا اور جھوٹی قسم کھانا۔‘‘

تشریح: اس حدیث میں نبی کریم ﷺ چار کبیرہ گناہ بیان کر رہے ہیں۔ یہ بتانے کے لیے نہیں کہ کبیرہ گناہ بس یہی چار ہیں۔ کبیرہ گناہوں کی فہرست خاصی لمبی ہے۔ کبیرہ گناہ میں ملوث ہونے والوں کو دنیا اور آخرت میں ذلت، رسوائی اور سخت سزا و عذاب کی وعید سنائی گئی ہے۔ چنانچہ سب سے پہلا کبیرہ گناہ ہے اللہ کا شریک ٹھہرانا۔ یاد رہے کہ شرک نام ہے کوئی بھی عبادت اللہ کے سوا کسی اور کے لیے کرنے اور غیر اللہ کو الوہیت، ربوبیت اور اسماء و صفات میں اللہ کے برابر لا کھڑا کرنے کا۔ دوسرا کبیرہ گناہ ہے والدین کی نافرمانی کرنا۔ واضح رہے کہ اس سے مراد والدین کو تکلیف دینے والا ہر قول و فعل اور ان کے ساتھ حسن سلوک نہ کرنا ہے۔ البتہ اگر والدین کفر و شرک کی ترغیب یا حکم دیں تو انکار کرنا فرض ہے۔ تیسرا گناہ ناحق کسی کو جان سے مار دینا ہے۔ مثلاً کسی کو ظلم و سرکشی کے طور پر مار دینا۔ چوتھا گناہ ہے جھوٹی قسم کھانا۔ یعنی جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھانا۔ اسے عربی میں ’’یمین غموس‘‘ اس لیے کہا جاتا ہے کہ یہ قسم کھانے والے کو گناہ یا جہنم میں ڈبو دیتی ہے۔

اداریہ

رضاء الحق

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عقلِ سلیم سے کام لیں!

چار دانگِ عالم میں حالات و واقعات جس سرعت سے بدل رہے ہیں، بریکنگ نیوز کے اس دور میں لمحہ بہ لمحہ جس طرح کوئی نئی خبر گزشتہ پل کی خبر کو پرانا اور باسی کر دیتی ہے، بعض مرتبہ 180 کے زاویہ پر تغیر رونما ہو جاتے ہیں، اُس نے لکھاریوں اور تجزیہ نگاروں کی معلومات، خبروں کی جانچ پڑتال، پھر اُس کی بنیاد پر کوئی پختہ رائے قائم کرنے کو جان جوکھوں کا عمل بنا دیا ہے۔ اس پر مستزاد یہ کہ سوشل میڈیا پر جھوٹی خبروں کی بے لگام گردش اور روایتی میڈیا پر مخصوص حلقوں کی آہنی گرفت سے جنم لینے والے بیانیوں نے حق و باطل کا ایسا اختلاط پیدا کر دیا ہے کہ فکر و تحقیق کے میدان کے شہسوار قدم پھونک پھونک کر رکھنے کے باوجود ٹھوکریں کھاتے پھرتے ہیں۔ گزشتہ چند دنوں کو ہی لے لیجیے۔ ٹرمپ اور نتن یاہو نے ایک نام نہاد امن منصوبہ پیش کیا جس کا گہرا تجزیہ اس امر سے تہ در تہ پردے ہٹاتا جاتا ہے کہ یہ درحقیقت فلسطینی مسلمانوں کو اسرائیل کی دائمی غلامی میں دینے کی ایک چال ہے۔ غزہ اور فلسطین کے مظلوم اور مجبور مسلمان تو ایک طرف، ناجائز صہیونی ریاست اسرائیل کو مشرقِ وسطیٰ کا تھانیدار بنانے کا منصوبہ ہے اور عرب بے چارے کذب بیانی کی اس دلدل میں خود ہی دھنسنے کو تیار دکھائی دیتے ہیں۔ (بے) شرم الشیخ میں عرب و عجم کے کئی ممالک کے سربراہان نے جس بے جھجک بے حمیتی سے ٹرمپ کی چاپلوسی میں زمین و آسمان کے قلابے ملائے، جس 'کارِ خیر' میں مملکتِ خداداد کے وزیر اعظم نے بھی خوب حصّہ ڈالا، اُس سے دنیا بھر کے مسلمانوں کے سر شرم سے جھک گئے۔

ٹرمپ واقعتاً نوبل انعام کا حق دار ہے...... مگر جنگی مجرموں کا نوبل انعام! جنگوں کو ختم کرنے کے نعرہ پر امریکی صدر بننے والے یا بنائے جانے والے ٹرمپ نے اسرائیل کی پارلیمان (کنیسٹ) میں جس طمطراق سے 'اسرائیل کی فتح' کا اعلان کیا اور فرمایا کہ یہ سب امریکہ کے اسرائیل کو دیئے ہوئے اسلحہ کے مرہونِ منت ہے، نے ثابت کر دیا ہے کہ جن کے دِل پتھر کے ہوں، وہ لاکھوں معصوم افراد کی نسل کُشی کو بھی 'امن' کا نام دیتے ہیں۔

بہر حال امن معاہدے کے پہلے مرحلہ میں حماس نے اسرائیل کے تمام جنگی قیدی رہا کر دیئے ہیں اور اسرائیل نے تڑپتے غزہ میں امداد کے داخلے کی اجازت دے دی ہے۔ ہمارے نزدیک حماس اور دیگر تحاریکِ مزاحمت کا ہتھیار نہ ڈالنے کا فیصلہ ایک بہت بڑی فتح ہے۔ عرب و عجم کے مسلم ممالک دو ریاستی حل کی گردان کرتے نظر آتے ہیں، لیکن اصل سوال یہ ہے کہ کیا اسرائیل کو بھی دو ریاستی حل منظور ہے؟ پھر یہ کہ فلسطینیوں کی علیحدہ ریاست کو تسلیم کرنے کا منطقی مطلب یہ بنتا ہے کہ اسرائیل کو بھی ایک جائز ریاست کے طور پر تسلیم کر لیا جائے۔ بالکل اس کے ہم وزن اسرائیلی وزیر اعظم نتن یاہو کا یہ بیان ہے کہ وہ عرب ممالک سے تعلقات قائم کرنا چاہتا ہے، جو درحقیقت گریٹر اسرائیل کے صہیونی منصوبے کو تسلیم کرنے کے مترادف ہے۔ جب نتن یاہو اپنے 'تاریخی' اور 'روحانی' مشن پر عمل پیرا ہوگا تو یا عرب ممالک رہیں گے یا گریٹر اسرائیل بنے گا۔ درمیان کا کوئی راستہ نہیں۔ ابھی معاملات Melting Pot میں ہیں۔ دیکھیے نتیجہ کیا نکلتا ہے۔

ہفت روزہ — لاہور

ندائے خلافت

تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

تنظیم اسلامی کا ترجمان نظامِ خلافت کا نقیب

بانی: اقتدار احمد مرحوم

27 ربیع الثانی تا 3 جمادی الاوّل 1447ھ جلد 34
21 تا 27 اکتوبر 2025ء شمارہ 40

مدیر مسئول: حافظ عاکف سعید

مدیر: رضاء الحق

مجلس ادارت: ● فرید اللہ مروت ● محمد رفیق چودھری ● وسیم احمد باجوہ ● خالد نجیب خان

نگران طباعت: شیخ رحیم الدین

پبلشر: محمد سعید اسعد، طابع: رشید احمد چودھری

مطبع: مکتبہ جدید پریس، ریلوے روڈ، لاہور

مرکزی دفتر تنظیم اسلامی

"دار الاسلام" ملتان روڈ چوہنگ لاہور۔ پوسٹل کوڈ 53800

فون: 78-35473375 (042)

E-Mail:markaz@tanzeem.org

مقامِ اشاعت: 36-کے، ماڈل ٹاؤن، لاہور۔ 54700

فون: 03-35869501 فیکس: 35834000

nk@tanzeem.org

قیمت فی شمارہ 20 روپے

سالانہ زرِ تعاون

اندرونِ ملک...... 800 روپے

بیرون پاکستان

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ (21,000 روپے)

انڈیا، یورپ، ایشیا، افریقہ وغیرہ (16000 روپے)

ڈرافٹ، منی آرڈر یا پے آرڈر "مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن" کے عنوان سے ارسال کریں۔ چیک قبول نہیں کیے جاتے

Email:maktaba@tanzeem.org

"ادارہ" کا مضمون نگار حضرات کی تمام آراء سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

اُدھر حماس اور فلسطین کی دیگر تحاریکِ مزاحمت نے خوب سوچ بچار کے بعد ’امن منصوبہ‘ کے پہلے مرحلہ پر عمل کی حامی بھری تو ادھر مملکتِ خداداد میں ایک مذہبی جماعت کو احتجاج کی سوجھی۔ ملکِ عزیز جو پہلے ہی ہر طرف سے دشمنوں میں گھرا ہوا ہے اور بدترین اندرونی خلفشار کا شکار ہے کو مزید امتحان میں ڈال دیا۔ اکڑی گردن والوں نے مذاکرات کی بجائے طاقت کا بے جا استعمال کیا۔ مذہبی قیادت اور کارکنان گولیوں کا نشانہ بنے۔ ہر طرف افراتفری پھیلی۔ آخر ٹرمپ نے بھی کسی وجہ سے فیلڈ مارشل صاحب کو اپنا بہترین دوست قرار دیا ہے۔

پاک افغان تعلقات کے ضمن میں بدتری ہی دیکھنے میں آئی۔ ایک دوسرے پر حملے، بموں کی بھرمار، زبانی بھی اور بارودی بھی۔ کیا دونوں ہمسایہ مسلم ممالک کی قیادتیں اس قدر اندھی بہری ہو چکی ہیں اور سوچنے سمجھنے کی تمام صلاحیت کھو چکی ہیں کہ سادہ سی بات کا ادراک بھی نہیں کر سکتیں کہ آپس کی سر پھٹول کا فائدہ صرف دشمن کو ہو رہا ہے۔ افغانستان کی اعلیٰ قیادت نے ریاستِ گجرات کے قصاب مودی کے بھارت کا دورہ کیا۔ میڈیا نے خوب درگت بنائی۔ خواتین کی تعلیم پر پابندی لگانے والوں کو میڈیا کی عورتوں کے سامنے کٹہرے میں کھڑا کر دیا گیا۔ خوب جواب طلبی کی گئی اور امارتِ اسلامیہ افغانستان کے وزیر خارجہ نے کئی چبھتے ہوئے سوالوں کے ایسے جواب دیئے کہ سادہ مسلمان بھی ششدر رہ گئے۔ کیا واقعی بھارت اور کشمیر کے مسلمانوں پر مودی حکومت کا ظلم بھارت کا ’اندرونی معاملہ‘ ہے؟ کیا بصارت رکھنے والے یہ مان لیں کہ ٹی ٹی پی جیسے دہشت گرد گروہ افغانستان میں پناہ لیے ہوئے نہیں ہیں اور افغان سرزمین کو ہمسایہ ملک پر حملوں کے لیے استعمال نہیں کرتے؟

ہمارے نزدیک ضرورت اس امر کی ہے کہ افغانستان، پاکستان اور خطے کے تمام مسلم ممالک اپنی جغرافیائی ہیئت کی اہمیت کو پہچانیں۔ احادیث مبارکہ میں انہی علاقوں کو خراسان کے خطے سے تعبیر کیا گیا ہے جہاں سے مستقبل میں لشکر حضرت مہدی کی نصرت کو بھی جائیں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ مل کر یروشلم کو یہود سے پاک کرنے کا فریضہ بھی انجام دیں گے۔ احادیثِ مبارکہ میں دی گئی خبریں تو ہر حال میں پوری ہونی ہیں۔ اگر آج کی قیادتیں آپس میں لڑتی بھڑتی رہیں تو اللہ تعالیٰ قادر ہے کہ انہیں بدل کر اور لوگوں کو لے آئے، جو ان احادیث مبارکہ کا صحیح مصداق ثابت ہوں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ دونوں برادر مسلم ممالک کے حکمرانوں کو عقلِ سلیم عطا فرمائے۔ آمین!

❁❁❁

پریس ریلیز 17 اکتوبر 2025ء

پاکستان اور افغانستان کی افواج کا آپس میں بھڑ جانا انتہائی تشویش ناک ہے۔

سعودی عرب اور قطر کی ثالثی سے ہونے والی جنگ بندی پر دونوں برادر مسلم ممالک کاربند رہیں اور بھائی چارے کی فضا قائم کریں۔

شجاع الدین شیخ

پاکستان اور افغانستان کی افواج کا آپس میں بھڑ جانا انتہائی تشویش ناک ہے۔ سعودی عرب اور قطر کی ثالثی سے ہونے والی جنگ بندی پر دونوں برادر مسلم ممالک کاربند رہیں اور بھائی چارے کی فضا قائم کریں۔ ان خیالات کا اظہار تنظیم اسلامی کے امیر شجاع الدین شیخ نے ایک بیان میں کیا۔ اُنہوں نے کہا کہ دونوں ممالک کی ذمہ داری ہے کہ صبر و تحمل کا مظاہرہ کریں اور خطے میں کشیدگی کا باعث نہ بنیں۔ اُنہوں نے مطالبہ کیا کہ پاکستان، امارتِ اسلامیہ افغانستان کو فوری طور پر تسلیم کرے۔ حکومتِ پاکستان اور ریاستی ادارے دہشت گرد گروہوں کے خاتمہ کے لیے افغانستان کے ساتھ مل کر باہمی مشاورت سے کارروائی کریں اور اس حوالے سے افغان حکومت بھرپور تعاون کرے۔ دوحہ معاہدہ کے مطابق اپنے ہمسایہ مسلم ممالک میں دہشت گرد کارروائیوں کے لیے کسی بھی گروہ یا جتھے کو اپنی سرزمین استعمال کرنے کی اجازت نہ دے۔ امارتِ اسلامیہ افغانستان کے اعلیٰ عہدیدار پاکستان مخالف بیانات سے بھی گریز کریں۔ پاکستان کے اعلیٰ عہدیداروں کو بھی افغانستان کے حوالے سے غیر ذمہ دارانہ بیانات سے اجتناب کرنا چاہیے۔ حقیقت یہ ہے کہ دونوں ممالک کے مابین تلخیوں کو طاقت کے استعمال سے نہیں بلکہ مذاکرات ہی سے حل کیا جا سکتا ہے۔ امیر تنظیم نے کہا کہ دونوں ممالک ان فرامین الٰہی کو نہ بھولیں کہ مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں اور یہ کہ مومن کافروں پر بہت بھاری اور آپس میں بہت رحم دل ہیں۔ لہٰذا افغانستان اسلام اور مسلم دشمن بھارت سے تعلقات بڑھانے کی بجائے ہمسایہ مسلم ممالک کے ساتھ تعلقات کو بہتر کرے۔ اُنہوں نے کہا کہ احادیثِ مبارکہ میں مستقبل کے منظر نامہ کے حوالے سے جس خراسان کا ذکر موجود ہے، جہاں سے حضرت مہدی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نصرت کے لیے لشکر نکلیں گے، اُس میں پورا افغانستان اور پاکستان کے شمالی علاقہ جات شامل ہیں۔ اگر مستقبل میں خراسان کی عملی شکل اختیار کرنے والے خطے کے ممالک آپس میں ہی ایک دوسرے کے گلے کاٹیں گے تو نہ صرف جگ ہنسائی کا باعث بنیں گے بلکہ دشمن کو موقع فراہم کریں گے کہ وہ دونوں مسلم ممالک کو نقصان پہنچائے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ حکومتِ پاکستان اور حکومتِ افغانستان دونوں کو اسلامی برادری کے رشتے کی بنیاد پر آپس میں مثالی تعلقات قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

(جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشر و اشاعت، تنظیم اسلامی، پاکستان)

فکرِ آخرت اور ہماری دینی و ملی ذمہ داریاں

(قرآن وحدیث کی روشنی میں)

مسجد جامع القرآن، قرآن اکیڈمی ڈیفنس کراچی میں امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ حفظہ اللہ کے 10 اکتوبر 2025ء کے خطاب جمعہ کی تلخیص

خطبہ مسنونہ اور تلاوت آیات قرآنی کے بعد!

آج ہم ان شاء اللہ سورۃ بنی اسرائیل کی آیات 13 اور 14 کی روشنی میں تذکیر بالقرآن کا اہتمام کریں گے اور اس کے ساتھ ساتھ حالات حاضرہ اور اُمت کے احوال پر بھی کلام ہوگا۔ قرآن مجید میں سورہ بنی اسرائیل کی آیت 13 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَكُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰٓئِرَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ ۭ وَنُخْرِجُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كِتٰبًا يَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا ⑬﴾

’’اور ہر انسان کی قسمت چپکا دی ہے ہم نے اُس کی گردن میں۔ اور ہم نکال لیں گے اُس کے لیے قیامت کے روز (اسے) ایک کتاب (کی شکل میں) وہ پائے گا اسے کھلی ہوئی۔‘‘

آج دنیا میں جو کچھ بھی ہم کر رہے ہیں، چھوٹے سے چھوٹا عمل بھی ریکارڈ ہو رہا ہے اور اس ریکارڈ کی بنیاد پر ہماری دائمی زندگی کا فیصلہ ہوگا۔ یہ دنیا تو عارضی ہے، چند دن کا قصہ ہے، ہمیشہ جہاں ہم نے رہنا ہے، وہاں کی فکر زیادہ ہونی چاہیے، یہ ہماری زندگی کا سب سے بڑا مسئلہ ہے مگر اس پر ہمارے ہاں انفرادی اور اجتماعی سطح پر کوئی بات نہیں ہوتی، ہمارے چینلز پر، ہمارے گھروں میں، کسی بھی سطح پر یہ موضوع زیر بحث نہیں ہوتا، صرف دنیا ہی ہمارا مطمح نظر ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ دنیا بھی حقیقت ہے اور یہاں زندگی گزارنے کے لیے جن حقوق وفرائض کا تعین دین میں کر دیا گیا ہے ان کی ادائیگی بھی ضروری ہے لیکن بحیثیت مسلمان ہمیں ہر نماز میں یہ یاددہانی کروائی جاتی ہے کہ ہم اپنی اصل زندگی یعنی آخرت کی زیادہ فکر کریں۔ ہر نماز کی ہر رکعت میں ہم پڑھتے ہیں:

﴿مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝﴾ ’’اللہ تعالیٰ بدلے کے دن کا مالک ہے۔‘‘

سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگو! آج تم سو رہے ہو، جب موت آئے گی تو تم جاگو گے۔ مطلب یہ ہے کہ دنیا کی کشش ایک دھوکہ ہے۔ اللہ تعالیٰ تین مرتبہ قرآن پاک میں فرماتا ہے:

﴿وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ⑳﴾ (الحدید) ’’اور دنیا کی زندگی تو سوائے دھوکے کے ساز وسامان کے اور کچھ نہیں ہے۔‘‘

لہٰذا ہمیں اپنی اصل اور دائمی زندگی کی زیادہ فکر کرنی چاہیے جو آخرت میں ہوگی اور اس زندگی کی کامیابی یا ناکامی کا دارومدار ہمارے اُن اعمال پر ہوگا جو ہم اس دنیا کی چند روزہ عارضی زندگی میں کر رہے ہیں۔ اسی تناظر میں زیر مطالعہ آیت میں یہ بتایا جا رہا ہے کہ ہر آدمی کی اصل قسمت وہ ہے جو اس کے نامۂ اعمال کی صورت میں لکھی جا رہی ہے۔ اسلام سے قبل عربوں کے ہاں توہم پرستی پر مبنی ایک رواج تھا کہ کوئی بھی اہم کام کرنے سے پہلے وہ شگون لیتے تھے، اور اس کا طریقہ یہ تھا کہ ایک پرندے کو ہوا میں اڑاتے تھے، اگر پرندہ اُڑ کر دائیں جانب جاتا تو

مرتب: ابو ابراہیم

اُس کام کے کرنے میں خیر سمجھی جاتی اور اگر وہ پرندہ بائیں جانب اُڑتا تو بدشگونی سمجھی جاتی اور وہ کام نہیں کیا جاتا تھا۔

زیر مطالعہ آیت میں بھی قسمت کے لیے طٰئِر کا لفظ استعمال ہوا۔ مفسرین کے نزدیک یہ لفظ اعمال کے نتائج کے اعتبار سے بھی استعمال ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو یہ بتانا مقصود ہے کہ ان توہم پرستیوں میں کچھ نہیں رکھا اور تمہاری اصل قسمت خود تمہارے اعمال میں چھپی ہے۔ جیسے اعمال تم اس دنیا میں کرو گے آخرت میں ویسا ہی صلہ پاؤ گے۔ اصل فکر ہمیں اس بات کی ہونی چاہیے۔ بجائے اس کے کہ ہم دنیا اور اس کے چند عارضی مفادات کی اتنی فکر کریں اور توہم پرستی میں اپنی قسمت تلاش کریں جیسا کہ آج 2025ء میں بھی کچھ اس طرح کی توہم پرستی موجود ہے۔ مثال کے طور پر ڈیڑھ کروڑ کی گاڑی ہوگی اور اس کے پیچھے 20 روپے کا بلیک ربن لگایا ہوگا کہ اس کی وجہ سے گاڑی بچ جائے گی۔ کالی بلی راستہ کاٹ دے تو فلاں ہوگا، کوا چلائے، اُلو بولے یا آنکھ پھڑکے تو فلاں ہوگا وغیرہ وغیرہ۔ اس طرح سے قسمت کا تعین ہرگز نہیں ہوتا بلکہ قسمت کا اصل تعین ہمارے اعمال سے ہوگا۔ بعض اوقات انسانوں کے اعمال کی وجہ سے اس دنیا میں بھی مصائب آتے ہیں، عذاب بھی آتے ہیں جن میں انسانوں کے لیے تنبیہ کا سامان بھی ہوتا ہے۔ جہاں تک آزمائشوں کا تعلق ہے تو وہ انبیاء کرام پر بھی آتی رہی ہیں، ان پر بھی مصائب آئے وہ کسی کالی بلی، کوے یا اُلو کی وجہ سے نہیں آئے تھے بلکہ ان میں انسانیت کے لیے ایمان پر استقامت کا درس چھپا تھا۔ بہرحال زیر مطالعہ آیت میں عام انسانوں کے لیے یہ درس ہے کہ بیرونی عوامل میں قسمت تلاش کرنے کی بجائے اپنے اندر کی اصلاح کرو، اپنے اعمال کو درست کرلو تو قسمت خود بخود اچھی ہو جائے گی، سب سے اچھی قسمت اُس کی ہوگی جس کو آخرت میں اس کے اعمال کا بہترین صلہ ملے گا۔

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

اصل میں تو انسان خود اپنی قسمت کا ذمہ دار ہے۔ انسان کو اللہ تعالیٰ نے ایک ذمہ دار ہستی بنا کر بھیجا ہے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا ③﴾ (الدھر)

’’اب چاہے تو وہ شکر گزار بن کر رہے، چاہے ناشکرا ہو کر۔‘‘

یہ اختیار خود انسان کے پاس موجود ہے کہ وہ اپنی دائمی فلاح کا راستہ چنتا ہے یا دائمی تباہی کا۔ ہر انسان کے گلے میں اس کی قسمت لٹکا دی گئی ہے کہ جس میں اس کا ہر عمل نوٹ ہو رہا ہے اور اسی بنیاد پر دائمی قسمت کا فیصلہ ہوگا۔ آج کے دور میں اگر مائیکرو چپس وغیرہ کے ذریعے چیزیں ریکارڈ کی جا سکتی ہیں تو اللہ تعالیٰ کے لیے کوئی مشکل نہیں ہے۔ اس کے حکم پر انسان کے اعضاء بھی بول

پڑیں گے اور گواہی دیں گے کہ انسان اس دنیا میں کیا کچھ کرتا رہا ہے۔ جیسا کہ فرمایا:
﴿يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَاَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٢٤﴾﴾ (النور) ''جس دن اُن کے خلاف گواہی دیں گی اُن کی زبانیں، اُن کے ہاتھ اور اُن کے پاؤں، اس بارے میں کہ جو عمل وہ کرتے رہے تھے۔''
﴿اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿٦٥﴾﴾ (یٰسین)
''آج ہم ان کے مونہوں پر مہر لگا دیں گے اور ان کے ہاتھ ہم سے باتیں کریں گے، اور ان کے پاؤں گواہی دیں گے اس کمائی کے بارے میں جو وہ کرتے رہے تھے۔''
اسی طرح سورۃ حٰمٓ السجدہ میں فرمایا:
﴿حَتّٰٓى اِذَا مَا جَآءُوْهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَاَبْصَارُهُمْ وَجُلُوْدُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٢٠﴾﴾
''یہاں تک کہ جب یہ وہاں پہنچیں گے تو ان کے خلاف گواہی دیں گے اُن کے کان، اُن کی آنکھیں اور ان کی کھالیں اس بارے میں جو کچھ کہ وہ کرتے رہے تھے۔'' لوگ اپنی کھالوں سے کہیں گے کہ تم نے کیوں گواہی دی ''تم نے کیوں ہمارے خلاف گواہی دی؟ تو وہ کہیں گے کہ جس اللہ نے سب چیزوں کو بولنا بخشا اسی نے ہم کو بھی گویائی دی۔'' (حٰمٓ السجدہ: 21)

لہٰذا ہمیں اس دنیا کی عارضی زندگی سے بڑھ کر آخرت کی فکر کرنی چاہیے کیونکہ وہاں کی کامیابی اصل کامیابی ہے اور وہاں کی بدقسمتی اصل بدقسمتی ہے۔
زیرِ مطالعہ آیات میں آگے فرمایا:
﴿اِقْرَاْ كِتٰبَكَ ؕ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا ﴿١٤﴾﴾ (بنی اسرائیل) ''پڑھ لو اپنا اعمال نامہ! آج تم خود ہی اپنا حساب کر لینے کے لیے کافی ہو۔''
جب اعمال نامہ انسان کے سامنے آئے گا تو وہ خود ہی سمجھ جائے گا کہ اس نے دنیا میں کیا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:
﴿بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰى نَفْسِهٖ بَصِيْرَةٌ ﴿١٤﴾﴾ (القیامہ)
''بلکہ انسان تو اپنے نفس کے احوال پر خود ہی خوب بصیرت رکھتا ہے۔''

چور کو اپنی چوری کا پتا ہوتا ہے، آج اس دنیا میں چاہیے NAB کو پتا چلے نہ چلے، اینٹی کرپشن کو پتا چلے نہ چلے لیکن کرپشن کرنے والے کو خود پتا ہوتا ہے، جھوٹ بولنے والے کو خود پتہ ہوتا ہے کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے، چاہے کسی کو پتا چلے یا نہ چلے۔ اگر یہاں کسی کو پتہ چل بھی جائے تو لاکھ ہیر پھیر کر کے بندہ بچ سکتا ہے لیکن روزِ قیامت اللہ کی پکڑ سے بچنا مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہوگا۔
لہٰذا کل کی دائمی ناکامی اور بدبختی سے بچنے کے لیے ضروری ہے کہ آج کی اس عارضی دنیا میں اپنی اصلاح کر لیں، اپنے اعمال کو درست کر لیں، اللہ کی فرمانبرداری اختیار کریں اور اللہ کے دین کے مطابق زندگی گزاریں۔ آج مہلت ہے تو اس سے فائدہ اُٹھا لیں۔ معلوم نہیں کب یہ مہلت ختم ہو جائے۔ اس کے بعد نامۂ اعمال بند ہو جائے گا اور روزِ محشر ہی کھلے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی آخرت کی فکر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

غزہ جنگ بندی معاہدہ

غزہ جنگ بندی کا پہلا مرحلہ ہے۔ اللہ تعالیٰ عافیت کا معاملہ رکھے۔ ٹرمپ کو جلدی ہے کہ مجھے امن کا علمبردار مانا جائے لیکن جس طرح نیتن یاہو پر کوئی اعتبار نہیں کیا جا سکتا اسی طرح ٹرمپ پر بھی کوئی اعتبار نہیں کیا جا سکتا۔ ماضی کے معاہدوں کی حقیقت ہم جان چکے ہیں اور ان کی عیاری اور مکاری بھی اچھی طرح جانتے ہیں۔ البتہ اگر حماس کے لوگ مل کر کوئی فیصلہ کر رہے ہیں اور وہ غزہ کے لوگوں کی نمائندگی کرتے ہیں تو ہم دعا کریں گے کہ اللہ ان کو صحیح فیصلوں تک پہنچائے اور دشمن کی عیاریوں سے چالاکیوں سے اللہ تعالیٰ اُن کی حفاظت فرمائے۔ طے یہ ہوا ہے کہ اسرائیل اپنی فوج غزہ سے پیچھے ہٹائے گا اور حماس اسرائیلی جنگی قیدیوں کو رہا کرے گی۔ آگے کیا ہونا ہے، اللہ بہتر جانتا ہے۔ اس سے پہلے بھی سیز فائر کے فوراً بعد اسرائیل نے بمباری شروع کر دی تھی۔ یہ چیزیں ہمیں بھولنی نہیں چاہئیں۔ اللہ سے دعا کرنی چاہیے کہ اُن کی عیاریوں اور چالاکیوں سے اللہ اُمت کی حفاظت فرمائے اور حماس کے لوگ جو اُمت کی جانب سے فرضِ کفایہ ادا کر رہے ہیں، اُن کو اللہ استقامت عطا فرمائے۔ آمین!

جب سے صہیونیوں نے اسرائیل بنانا شروع کیا ہے تب سے وہ فلسطینیوں کا قتلِ عام کر رہے ہیں، لیکن گزشتہ دو سالوں میں حماس کے مجاہدین نے بہت قربانیاں پیش کی ہیں، ان کی عظیم قربانیوں کا ثمر ہے کہ آج اسرائیل کے حوالے سے پوری دنیا کا نقطۂ نظر بدل گیا ہے، پوری دنیا میں فلسطین کی حمایت کی جا رہی ہے اور اس کے مقابلے میں اسرائیل پر لعنت ملامت کی جا رہی ہے۔ یہاں تک کہ آج یورپ اور امریکہ میں غیر مسلم بھی آزاد فلسطین کا مطالبہ کر رہے ہیں اور اس کے لیے آواز بھی اُٹھا رہے ہیں۔
اسی طرح دنیا بھر میں لوگوں کے اسلام کے حوالے سے جذبات بھی بدلے ہیں، آسٹریلیا میں 50 عیسائی خواتین نے غزہ کی مسلم خواتین کے عزم و صبر کو دیکھتے ہوئے اسلام قبول کر لیا۔ ایک آسٹریلین غیر مسلم خاتون نے وہاں کے امام مسجد سے کہا کہ مجھے بھی غزہ کی مسلم خواتین کی طرح بنا دو۔ اگر 7 اکتوبر 2023ء والا واقعہ نہ ہوتا تو آج تک سارے عرب ممالک اسرائیل کو قبول کیے بیٹھے ہوتے اور مسئلہ فلسطین دنیا کی نظروں سے اوجھل ہو چکا ہوتا۔
اس جنگ کا ایک اور پہلو بھی مدنظر رہے کہ اسرائیل خود کو ناقابلِ شکست اور دنیا کی جدید ترین ٹیکنالوجی کا حامل ملک قرار دیتا تھا، اس کا دعویٰ تھا وہ حماس کو ختم کر دے گا اور غزہ پر قبضہ کر لے گا مگر دو سال کی مسلسل جنگ کے بعد اُسے مذاکرات کی میز پر آ کر جنگی قیدی مانگنے پڑ رہے ہیں۔ اس کا مطلب ہوا کہ اس کی ساری ٹیکنالوجی فیل ہو گئی اور وہ حماس کو شکست نہیں دے سکا۔ یہ حماس کے مجاہدین اور اہلِ غزہ کی استقامت کا نتیجہ ہے۔ اس سے قبل افغان طالبان نے امریکہ اور نیٹو کے سامنے کھڑے ہو کر استقامت کا مظاہرہ کیا تھا۔ صہیونی ریاست کے پیچھے بھی امریکہ اور یورپ کی بڑی طاقتیں موجود تھیں اور اسلحہ اور بارود سمیت ہر طرح کی امداد اسرائیل کو پہنچائی جا رہی تھی لیکن اس سب کے باوجود اہلِ غزہ اور حماس نے استقامت کی ایک تاریخ رقم کی ہے۔ اس میں ہم جیسے پیدائشی مسلمانوں کے لیے بہت کچھ غور و فکر کا سامان موجود ہے۔ اگر غیر مسلم ہل گئے ہیں اور ان کی استقامت کو دیکھ کر اسلام قبول کر رہے ہیں، ایمان کی دولت سے مالا مال ہو رہے ہیں تو ہم پیدائشی مسلمانوں کے دلوں پر بھی کچھ اثر ہو رہا ہے؟ کوئی شوقِ شہادت، کوئی جذبہ جہاد ہمارے اندر بھی پیدا ہو رہا ہے؟ یہ سوالیہ نشان ہمارے سامنے رہنا چاہیے۔
نیتن یاہو نے دو سال میں فلسطینیوں کا جس طرح خون بہایا اور مسلسل بمباری کے ذریعے جس طرح غزہ کو کھنڈر بنا دیا ہے اس پر نیتن یاہو کے خلاف کوئی چارج شیٹ نہیں لگائی گئی، اس کو گریٹر اسرائیل کے

منصوبے سے باز رکھنے کے حوالے سے کوئی بات نہیں کی گئی ، حالانکہ مستقل امن کے لیے یہ سب چیزیں بھی ضروری تھیں ۔ بہر حال اللہ تعالیٰ کا بھی ایک منصوبہ ہے ، احادیث مبارکہ میں ایک بڑی جنگ کی بھی پیشین گوئیاں موجود ہیں جو کہ مشرق وسطیٰ میں ہوگی اور اس میں بہت بڑی تباہی ہوگی ۔ بالآخر حضرت مہدیؑ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد ہوگی اور دجال اور اس کے لشکر کو شکست ہوگی ۔ احادیث میں ذکر ہے کہ خراسان سے بھی اسلامی لشکر جائے گا اور حضرت مہدیؑ اور حضرت عیسیٰؑ کے لشکر کے ساتھ مل کر دجال کے لشکر کے خلاف جنگ لڑے گا۔ محترم ڈاکٹر اسرار احمدؒ کی بہت قیمتی کتاب میں اس ساری تفصیل کو جمع کیا گیا ہے جس کا عنوان ہے: ’’سابقہ اور موجودہ مسلمان اُمتوں کا ماضی، حال اور مستقبل‘‘۔ انگریزی میں بھی اس کا ترجمہ موجود ہے۔ جن حضرات کو اس موضوع پر معلومات حاصل کرنے کا جذبہ اور شوق ہو وہ اس کتاب کا مطالعہ کریں۔

بڑھتی ہوئی دہشت گردی

پاکستان میں دہشت گردی کے واقعات پھر بڑھتے چلے جا رہے ہیں، بلوچستان اور خیبر پختونخوا میں سویلین کے ساتھ ساتھ پاک فوج کے جوان بھی شہید ہو رہے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ شہداء کی مغفرت فرمائے اور ان کے درجات بلند کرے ۔ یہ بات سب پر عیاں ہے کہ اس دہشت گردی کے پیچھے بھارت کا ہاتھ ہے ، اسرائیل اور امریکہ بھی بھارت کے ساتھ کھڑے ہیں اور ان کا مشترکہ مقصد پاکستان کو کمزور کرنا ہے ۔ دشمن قوتیں نہیں چاہتیں کہ پاکستان میں امن اور استحکام ہو ۔ ظاہر ہے کہ بیرونی دشمنوں سے جنگ کرنے کے لیے اندرونی یکجہتی اور استحکام ضروری ہے لیکن دشمن دوطرفہ وار کر رہے ہیں ۔ اگر قوم ایک پیج پر نہیں ہوگی تو بیرونی دشمنوں کا مقابلہ کس طرح کیا جا سکے گا ؟ قوم کو ایک پیج پر لانے کے لیے ضروری ہے کہ لوگوں کو اُن کے جائز حقوق دیئے جائیں ، سیاسی جبر اور ظلم کا خاتمہ کیا جائے ، سیاسی جبر اور عوامی رائے کو دبانا ملک کے لیے قطعاً مفید نہیں ۔ بلوچستان میں اکثر پروگراموں میں جانا ہوتا ہے ، وہاں پریس کلب کے سامنے اڑھائی تین سو مسنگ پرسنز کی تصویریں اُٹھائے ان کے لواحقین کھڑے ہوتے ہیں ۔ کسی کا بیٹا غائب ہے ، کسی کا بھائی غائب ہے ، کسی کا شوہر غائب ہے ، بچے ، عورتیں اور بوڑھے والدین پریس کلب کے سامنے بیٹھے رو رہے ہوتے ہیں ۔ وہ بھی پاکستان کے شہری ہیں ، ان کے ساتھ دو منٹ بیٹھ کر بات چیت کر لینے میں کوئی حرج نہیں ہے ، ان دکھی دلوں پر مرہم رکھنے سے ہی قومی یکجہتی کی فضا ہموار ہو سکتی ہے ۔ خاص طور پر وہ طبقات جن کو محروم رکھا گیا ہے ، جن کے حقوق کی پامالی ہوئی ہے ، ان کی محرومیوں کا ازالہ کیا جائے اور ان کے جائز مطالبات کو تسلیم کر لیا جائے تو قومی یکجہتی اور ہم آہنگی کی فضا دوبارہ ہموار ہو سکتی ہے ۔ اس کے برعکس اگر عدالتوں میں عدل نہیں مل رہا ، لوگوں کو ان کے جائز سیاسی اور معاشی حقوق نہیں مل رہے ، جبر کہیں کہ ہمیں فیصلے کا انتظار ہے تو پھر ملک میں بے یقینی کی فضا کا پیدا ہونا فطری بات ہے ۔ یہ ظلم و ستم ، حقوق کی پامالی ، سیاسی جبر اور عوامی رائے کو دبانے کا معاملہ اگر ریاستی سطح پر ہوگا تو کیا قوم متحد ہو سکے گی ؟ جو بھی کوئی ملک کا خیر خواہ ہے تو اُس کو ضرور سوچنا چاہیے ۔

بھارت کا جنگی جنون

بھارتی ریاست بہار میں نومبر 2025ء میں انتخابات ہونے جا رہے ہیں ۔ بھارت کی حکمران جماعت اور نریندر مودی کا پرانا حربہ ہے کہ انتخابات میں کامیابی حاصل کرنے کے لیے وہ پاکستان مخالف اور اسلام مخالف بیانیہ کو ہوا دیتے ہیں ۔ بالکل اسی طرح بہار کے انتخابات سے قبل بھی BJP کے اعلیٰ عہدیداروں کی جانب سے پاکستان کو جنگ کی دھمکیاں دی جا رہی ہیں ۔ بھارت کے چیف آف دی آرمی سٹاف ، بھارتی وزیر دفاع اور نریندر مودی کے بیانات سے ظاہر ہوتا ہے کہ بھارت ان انتخابات سے قبل پاکستان کے خلاف کوئی نہ کوئی جارحانہ کارروائی کا ارادہ رکھتا ہے ۔ ہماری طرف سے ISPR نے بھی کرارا جواب دیا ہے اور کور کمانڈرز کانفرنس میں بھی بات کی گئی ہے کہ اگر پاکستان پر جنگ مسلط کرنے کی کوشش کی گئی تو ہم بھارت کو سبق سکھانے کے لیے تیار ہیں ۔ تاہم تنظیم اسلامی کی جانب سے پاکستان کی حکومت اور پاکستانی افواج کے لیے پیغام یہ ہے کہ سب سے بڑھ کر اللہ کی مدد اور نصرت ہمیں درکار ہے ، اس کے بغیر ہم فتح یاب نہیں ہو سکتے ۔ عسکری تیاری بھی ضروری ہے لیکن اللہ کی مدد کے حصول کے لیے ہمیں اللہ کے دین کی طرف رجوع کرنا ہوگا ۔

نظریۂ پاکستان کی عملی تعبیر

پاکستان میں بہت سی اقوام ، بہت سی برادریاں ، بہت سی زبانوں ، بہت سے خطوں والے لوگ رہتے ہیں ، ہم نے کسی خطے ، زبان ، رنگ ، نسل ، برادری کی بنیاد پر یہ ملک حاصل نہیں کیا تھا ۔ ہم نے اسلام کے نام پر پاکستان حاصل کیا تھا ۔ پنجابی ، سندھی ، بلوچی ، پٹھان ، کشمیری وغیرہ میں مشترک ایک کلمہ طیبہ ہے جس نے ہمیں جوڑ کر ایک پاکستانی قوم بنایا تھا ۔ تنظیم اسلامی کا موقف یہ ہے کہ اگر ہم نے کلمہ طیبہ کے عملی نفاذ کی جانب پیش رفت نہیں کی جس کے نام پر یہ ملک حاصل کیا گیا تو ہم کبھی ایک قوم نہیں بن سکیں گے اور نہ ہی ملک میں استحکام آسکے گا ۔ وہ اللہ جو ’’العدل‘‘ ذات ہے اُس کے عطا کردہ نظامِ دین میں عدل موجود ہے ۔ وہ عادلانہ نظام نافذ کریں گے تو ملک میں عدل اور استحکام قائم ہوگا ۔ قوم اندرونی طور پر متحد اور منظم ہوگی تو ہم بیرونی دشمنوں کا بھی ڈٹ کر مقابلہ کر سکیں گے ۔ کلمہ طیبہ کے نفاذ کے برعکس اگر ہم نے خطہ ، برادری ، رنگ ، نسل ، زبان کی بنیاد پر تعصبات کو فروغ دیا تو پھر پاکستان کے سو ٹکڑے ہو جائیں گے ۔ بدقسمتی سے 78 برس میں جتنے بھی فوجی یا سول حکمران پاکستان پر مسلط رہے ہیں ان کی ترجیح اسلام کا نفاذ رہا ہی نہیں ۔ سیاسی ضرورت کے تحت کبھی کبھار اسلامی ٹچ ضرور دیا گیا لیکن عملی نفاذ کی جانب پیشرفت کے لیے کوئی سنجیدہ کوشش نہیں کی گئی ۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ آج ملک تعصبات اور انتشار کا شکار ہے ۔ ہمیں مان لینا چاہیے کہ جب تک اللہ کے دین کے ساتھ ہم مخلص نہیں ہوں گے ، تب تک ہمارے معاملات نہیں سدھریں گے ۔

یہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدے سے دیتا ہے آدمی کو نجات

اللہ ہمارے حکمرانوں کو بھی اور ہمارے مقتدر طبقات کو بھی توفیق دے کہ وہ اسلام کی طرف پیش قدمی کریں ۔ تبھی قوم متحد ہوگی ، محرومیاں ختم ہوں گی اور اللہ تعالیٰ کی نصرت بھی شامل حال ہوگی ۔ پھر ہم بھارت کا بھی مقابلہ کریں گے ، صہیونی سازشوں کا بھی مقابلہ کریں گے اور کل یہاں سے جناب مہدیؑ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مدد کے لیے لشکر بھی جائیں گے ۔ اللہ اس کے لیے ہم سب کو قبول فرمائے ۔ آمین یارب العالمین !

❁❁❁

افغانستان اور پاکستان کے علماء مل کر دونوں ممالک کے تعلقات کو بحال کرنے میں کردار ادا کر سکتے ہیں: رضاء الحق

پاکستان اور افغانستان کو مل بیٹھ کر اپنی غلطیوں کو سدھارنے کی کوشش کرنی چاہیے ورنہ ہم عالمی سطح کے بچھائے گئے جال میں مزید دھنستے چلے جائیں گے: ڈاکٹر فرید احمد پراچہ

دونوں ممالک کے لیے بہتر یہی ہے کہ جنگ کی بجائے بھائی چارا قائم کریں اور مل کر ترقی کریں، اسی میں دونوں کا فائدہ ہے: توصیف احمد خان

”پاک افغان کشیدگی: خدشات و خطرات“

پروگرام ”زمانہ گواہ ہے“ میں معروف تجزیہ نگاروں اور دانشوروں کا اظہارِ خیال

میزبان: وسیم احمد باجوہ

مرتب: محمد رفیق چودھری

سوال: پاکستان اور افغان فورسز کے درمیان جو حالیہ جنگ یا جھڑپیں ہو رہی ہیں، اس کی بنیادی وجوہات کیا ہیں؟

رضاء الحق: پاک افغان تعلقات میں کشیدگی کی تاریخ بہت پرانی ہے۔ ملا عمرؒ کے دورِ حکومت کو چھوڑ کر باقی ہر دور میں مخاصمت نظر آتی ہے۔ حالات میں مثبت تبدیلی اس وقت آئی جب 1980ء کے قریب سوویت یونین نے افغانستان پر حملہ کیا اور اُس شر سے خیر برآمد ہوا۔ اس وقت شاید امریکہ بھی یہی سمجھ رہا تھا سوویت یونین افغانستان کے بعد پاکستان پر بھی قبضہ کرتا ہوا گرم پانیوں تک پہنچ جائے گا۔ امریکہ اور یورپ ایسا ہرگز نہیں چاہتے تھے کہ روس کی رسائی گرم پانیوں تک ہو۔ اس لیے انہوں نے پوری دنیا سے مسلم مجاہدین کو پاکستان میں جمع کیا اور افغان جہاد کا آغاز ہوا۔ اس میں پاکستان نے افغانستان کا بہت ساتھ دیا۔ 1980ء کی دہائی کے اختتام تک سوویت یونین کو شکست ہوئی اور وہ ٹوٹ گیا۔ اس کے بعد افغانستان میں خانہ جنگی شروع ہوگئی اور وارلارڈز آپس میں ہی لڑنے لگے۔ ان حالات میں ملا عمرؒ نے ایک تحریک کا آغاز کیا اور طالبان کو جمع کر کے امارتِ اسلامیہ افغانستان کی بنیاد رکھی۔ انہوں نے وہاں اسلامی تعلیمات کو کافی حد تک نافذ کرنے کی کوشش کی۔ پاکستان نے بھی ان کی حکومت کو تسلیم کرلیا تھا اور بہت اچھے تعلقات تھے۔ دوسری طرف امریکہ نے 1990ء میں ہی نیو ورلڈ آرڈر کا اعلان کر دیا تھا کیونکہ سوویت یونین ٹوٹ چکا تھا اور اب اُن کا اگلا ٹارگٹ اسلام تھا۔ لہٰذا نائن الیون کا فالس فلیگ ڈراما رچا کر اور اسامہ بن لادن پر ذمہ داری ڈال کر افغانستان کے خلاف جنگ کا اعلان کر دیا گیا۔

جنرل حمید گل نے اس وقت کہا تھا کہ افغانستان بہانہ ہے جبکہ پاکستان اصل نشانہ ہے۔ امریکہ نے پرویز مشرف کے ذریعے پاکستان کے زمینی اور فضائی راستے امارت اسلامیہ افغانستان کے خلاف استعمال کیے، پاکستان کے فضائی اڈوں سے امریکی جہاز اور ڈرونز اُڑ کر افغانستان میں مسلمانوں کا لہو بہاتے رہے۔ 20 سالہ جنگ میں لاکھوں افغانیوں کو شہید کیا گیا، پاکستان میں بھی ڈرون حملے شروع ہوئے اور یہاں بھی ہزاروں مسلمان شہید ہوئے۔ افغانستان میں حامد کرزئی اور اشرف غنی جیسے کٹھ پتلی حکمرانوں کو مسلط کیا گیا۔ اسی دوران پاکستان کے خلاف ردعمل آنا شروع ہوگیا اور افغانوں کی نئی نسل پاکستان سے نفرت کرنے لگی۔ سی آئی اے اور بھارتی خفیہ ایجنسی را کے گٹھ جوڑ کے ذریعے پاکستان مخالف عناصر کو تربیت دے کر پاکستان میں دہشت گردی کو بھی ہوا دی گئی۔ افغانستان میں موجود بھارتی قونصل خانے ان دہشت گردوں کی تربیت گاہ بن گئے۔ اوبامہ کے دوسرے دور میں امریکہ اور افغان طالبان کے مابین مذاکرات شروع ہوئے اور ٹرمپ کے پہلے دور میں تکمیل کو پہنچے۔ اس کے نتیجہ میں 15 اگست 2021ء کو امریکی فوج افغانستان سے نکل گئی اور نئی افغان طالبان حکومت قائم ہوئی لیکن امریکہ، اسرائیل اور انڈیا نے پاکستان مخالف عناصر کو اکٹھا کر کے جس دہشت گردی کی بنیاد رکھی تھی وہ ختم نہ ہوئی اور افغان طالبان کی نئی حکومت بھی ان کو کنٹرول کرنے میں ناکام رہی کیونکہ امریکہ کے خلاف 20 سالہ جنگ میں یہ تمام عناصر افغان طالبان کے اتحادی رہے تھے۔ لہٰذا وقتاً فوقتاً پاکستان کے خلاف حملے ہوتے رہے اور دہشت گردی کے واقعات بھی ہوتے رہے۔ تین سال قبل افغان طالبان نے TTP اور پاکستان کے درمیان ثالثی کی پیش کش بھی کی، مذاکرات بھی ہوئے لیکن کامیاب نہیں ہو سکے۔ افغان طالبان کی حکومت ابھی اتنی مستحکم بھی نہیں ہے کہ وہ TTP کے خلاف کوئی قدم اٹھا سکے کیونکہ ان کے بہت سے ادارے پوری طرح فعال نہیں ہوئے۔ دوسری طرف چند سالوں سے پاکستان کا رویہ بھی افغانستان کے ساتھ اتنا اچھا نہیں رہا کہ افغان طالبان پاکستان کی خاطر اپنے دوستوں کو ناراض کرنے کا خطرہ مول لے سکیں۔ کئی دفعہ پاکستان کے میزائل حملوں میں افغان طالبان کے (ایمن الظواہری جیسے) اہم مہمان بھی مارے گئے۔ اس وجہ سے افغان طالبان اور پاکستان کے درمیان ناراضگیاں بڑھنی شروع ہوئیں۔ پھر پاکستان نے ابھی تک افغانستان کی نئی حکومت کو تسلیم نہیں کیا، حالانکہ چین، روس اور انڈیا کابل سے تعلقات بڑھا رہے ہیں اور اپنے سفارت خانے کھول رہے ہیں۔ بہرحال ناراضگیاں بڑھنے سے پاکستان مخالف عناصر کو موقع مل گیا اور ڈیورنڈ لائن کا دیرینہ تنازعہ بھی ایک بار پھر جاگ اُٹھا۔ ان سب مسائل کو حل کرنے کے لیے مذاکرات ہی پائیدار حل ہیں۔

سوال: کیا افغانستان کی سرزمین پاکستان کے خلاف استعمال نہیں ہو رہی اور اگر ہو رہی ہے، جس کے شواہد بین الاقوامی سطح پر بھی پاکستان پیش کر چکا ہے اور افغان حکومت کو بھی دے چکا ہے تو افغان حکومت ان شرپسندوں

کو روکتی کیوں نہیں یا پاکستان کے حوالے کیوں نہیں کرتی؟

ڈاکٹر فرید احمد پراچہ: صورت حال واقعی بہت پریشان کن ہے، خاص طور پر چترال، وزیرستان اور دیگر کئی قبائلی سرحدی علاقوں میں 4 بجے کے بعد عوام کا باہر نکلنا مشکل ہو رہا ہے۔ ایسا لگ رہا ہے کہ وہاں کوئی حکومتی رٹ نہیں ہے۔ ایک طرح سے دہشت گردوں کا وہاں راج ہے۔ اس طرح کی صورت حال بڑی ناقابل قبول ہوتی ہے۔ یہ اصل میں کشیدگی کی وجہ ہے اور اس وجہ سے سب کا نقصان ہو رہا ہے۔ ان دہشت گردوں کی پناہ گاہیں چونکہ افغانستان میں موجود ہیں لہٰذا افغان حکومت کو ہی اس کا ذمہ دار ٹھہرایا جاتا ہے۔

دوسری طرف بھارت مئی کی جنگ میں شکست کے بعد زخمی ناگ کی طرح پھنکار رہا ہے اور پاکستان میں پراکسی وار جیسے ہتھکنڈے استعمال کر رہا ہے۔ وہ افغانستان کو بھی ہمارے خلاف کرنا چاہتا ہے۔ اس نے سفارت خانوں کے نام پر افغانستان میں دہشت گردی کے نئے اڈے کھول لیے ہیں۔ لیکن ہمیں یہ بات سمجھ لینی چاہیے کہ ان سب مسائل کا حل جنگ نہیں ہے۔ اسی لیے جماعت اسلامی نے مذاکرات کے لیے اپنا 5 رکنی وفد پروفیسر محمد ابراہیم کی سربراہی میں کابل بھیجا جس نے وہاں 23 تا 30 ستمبر 2025ء تک اہم علماء اور وزراء سے ملاقاتیں کیں، افغان وزیر داخلہ کے ساتھ بھی بڑی تفصیلی ملاقات ہوئی اور کوشش کی کہ پاک افغان تعلقات بہتر ہو جائیں۔ افغان طالبان نے کہا کہ ہماری حکومت اور ادارے پاکستان کی طرح مضبوط نہیں ہیں، ہماری حکومت صرف ایک رعب کی بنیاد پر قائم ہے ورنہ ہمارے پاس کچھ نہیں ہے جس سے ہم کنٹرول کر سکیں۔ TTP کے 18 ہزار کے قریب لوگ ہیں، ان کے پاس اسلحہ بھی ہے، ہم ان کا ساتھ نہیں دے رہے لیکن ان کو روکنا بھی ہمارے بس میں نہیں ہے کیونکہ وہ روس اور امریکہ کے خلاف ہمارے اتحادی بھی رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان ہمارے مسائل کو سمجھ نہیں رہا اور پاکستانی میزائل حملوں کے بعد افغانستان میں پاکستان کے خلاف اشتعال میں مزید اضافہ ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ افغان وفود کے بیرونی دوروں پر امریکہ نے پابندیاں لگائی ہوئی تھیں، ان پر روس، چین اور بھارت نے نظر ثانی کروائی لیکن پاکستان نے نہیں کروائی۔ اسی لیے بھارت کا دورہ ہو گیا لیکن پاکستان کا نہیں ہوا۔ پاکستانی حکومت کو ان مسائل کو سمجھنا ہوگا، ہماری اور افغانستان کی قدریں مشترک ہیں، دونوں مسلمان ہیں اور پڑوسی بھی ہیں، دونوں طرف کے قبائل کا آپس میں بہت گہرا تعلق اور رشتہ ہے۔ جنگ کی بجائے مذاکرات کا راستہ اختیار کرنا چاہیے۔ افغان طالبان بھی یہی کہتے ہیں کہ پاکستان ہمیں مضبوط کرے، ہمارا ساتھ دے تو ہم مل کر دہشت گردی کے مسئلے کا حل نکال سکتے ہیں۔

سوال: پاک افغان تعلقات میں کشیدگی اس وقت سے زیادہ بڑھ چکی ہے جب افغان حکومت نے بھارت کی طرف جھکاؤ کیا ہے۔ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ پاکستان میں بڑھتی ہوئی شرانگیزی کے پیچھے انڈیا کا ہاتھ ہے؟

توصیف احمد خان: ہمیں اس بات کی کوئی پرواہ نہیں کہ ان کے انڈیا کے ساتھ کیسے تعلقات ہیں بلکہ ہمیں اس کی پرواہ ہے کہ ہمارے ساتھ ان کے تعلقات کیسے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ ہمارے لوگ اگر شہید ہوں گے تو ہم افغان حکومت سے سوال ضرور کریں گے۔ 4 ارب ڈالر امریکہ نے ان کو دیے ہیں، ان کے کون سے اثاثے امریکی بینکوں میں تھے؟ انہیں یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ جتنی بھی جنگیں اُنہوں نے لڑی ہیں، کیا وہ پاکستان کی مدد کے بغیر جیت سکتے تھے؟ ایمن الظواہری کے قتل میں پاکستان کا کوئی ہاتھ نہیں تھا۔ 2019ء کے بعد طالبان نے امریکہ پر کوئی حملہ نہیں کیا بلکہ TTP سمیت یہ سب لوگ امریکہ کی چھتری تلے داعش کے خلاف لڑتے رہے اور امریکہ ان کو ایئر کور دیتا رہا۔ 2021ء میں ہمارے مطلوبہ دہشت گرد VIP طریقے سے جیلوں سے رہا کیے گئے۔ 4 سال ان کو حکومت میں ہو گئے ہیں، تب سے ہم ان سے تعلقات بہتر کرنے کی کوشش کر رہے ہیں مگر ان کے حکومت میں آتے ہی جھڑپیں شروع ہو گئیں۔ کوئی دن ایسا نہیں گزرتا جس میں ہمارے نوجوان شہید نہ ہو رہے ہوں۔ رپورٹ کے مطابق پاکستان میں دہشت گردی میں ملوث افراد میں سے 70 فیصد افغانی ہوتے ہیں۔ ان کو فنڈنگ کون دے رہا ہے، تربیت کہاں ہو رہی ہے؟ اب افغان وزیر خارجہ بھارت میں جا کر ٹریننگ دیکھ رہے ہیں۔ پاکستان نے کس موقع پر ان کا ساتھ نہیں دیا؟ ان کے لاکھوں مہاجرین کو پاکستان نے پناہ دی، ان کے تمام تجارتی راستے پاکستان سے ہو کر گزرتے ہیں، پاکستان کے علم میں لائے بغیر امریکہ کے ساتھ ان کے 7 سال تک مذاکرات ہوتے رہے، کامیاب نہیں ہوئے، پھر جب پاکستان کو شامل کیا گیا تو مذاکرات کامیاب ہوئے اور افغان طالبان کو حکومت ملی۔ ہم نے ان کے ساتھ ہر طرح سے تعاون کیا۔ لیکن وہ ہمارے خلاف پختونستان کی تحریکیں چلا رہے ہیں۔ وادی تیرا پر افغانستان نے حملہ کر کے قبضہ کیا، باجوڑ پر قبضہ کیا۔ 1919ء میں انگریزوں کے ساتھ معاہدہ کے تحت ڈیورنڈ لائن کا تعین ہو گیا۔ اس کے بعد کوئی تنازعہ نہ تھا لیکن 1947ء میں جونہی پاکستان بنا تو ان کو تنازعہ یاد آ گیا۔ ہم افغان بھائیوں کو یہی پیغام دینا چاہتے ہیں کہ اگر آپ پاکستان کے ساتھ بگاڑیں گے تو پھر آپ بھی مضبوط نہیں ہوں گے۔ بھارت آپ کو صرف تخریب کاری کے لیے استعمال کرے گا لیکن آپ کو مضبوط نہیں کرے گا۔

> **بھارت، چین، روس اور دیگر کئی ممالک اگر افغانستان کے ساتھ سفارتی و تجارتی تعلقات بڑھا رہے ہیں تو پاکستان کو اس کے ساتھ تعلقات بڑھانے میں کیا مسئلہ ہے؟**

سوال: جب افغان طالبان کا جھکاؤ بھارت کی طرف ہوا ہے اور انہوں نے بھارت کے ساتھ معاہدے کیے ہیں تو پاک افغان کشیدگی کافی بڑھ گئی ہے۔ آپ کیا سمجھتے ہیں کہ افغان طالبان کو بھارت کے چنگل سے نکالنے کے لیے پاکستان کو کیا کرنا ہوگا؟

رضاء الحق: بحیثیت مسلمان ہم ایک ہی اُمت ہیں، اِدھر کے لوگ شہید ہوں یا اُدھر کے، نقصان صرف اُمت کا ہی ہو رہا ہے اور اس پر ایک مسلمان کو افسردہ ہونا چاہیے۔ TTP کا آغاز ڈماڈولا کے مدرسہ پر حملہ کے بعد ہوا، اس سے پہلے اس کا وجود نہیں تھا۔ ڈماڈولا پر حملہ امریکہ نے کیا لیکن اس وقت کی پاکستانی حکومت نے اسے اپنے سر لے کر بہت بڑی غلطی کی۔ پھر پاکستان سے ہی 57 ہزار امریکی ڈرونز حملوں نے افغانستان میں لاکھوں مسلمانوں کو شہید کیا۔ پھر جامعہ حفصہ کا واقعہ ہوا جو پرویز مشرف کا کیا دھرا تھا۔ 15 اگست 2021ء کو امریکیوں کا انخلا بھی پاکستان کے ذریعے ہی ہوا، حالانکہ وسطی ایشیاء کے ممالک، ایران اور انڈیا کو کہا گیا لیکن انہوں نے انکار کر دیا۔ وہاں بھی پاکستان امریکہ کے کام آیا۔ اس کا مطلب ہے کہ پاک افغان تعلقات کے بگاڑ میں پاکستانی حکومتوں اور اداروں کا بھی کردار ہے۔ اب اس کشیدگی سے نکلنے کا طریقہ یہ ہے کہ پاکستانی علماء اور افغان طالبان کے علماء کو ایک مشترکہ فورم پر اکٹھا کیا جائے، ان کے آپس میں اچھے تعلقات ہیں اور اُمید ہے کہ وہ حل نکال بھی لیں گے ان شاء اللہ۔ قرآن پاک میں سب مسلمانوں کے لیے رہنمائی موجود ہے:

﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ﴾ (الحجرات:10)

''یقیناً تمام اہل ایمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔''

دونوں طرف کا مذہبی طبقہ اس بات کو اچھی طرح سمجھتا ہے۔قرآن میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے:

﴿اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ﴾ (الفتح:29)

''وہ کافروں پر بہت بھاری اور آپس میں بہت رحم دل ہیں۔''

ہمارے پاس مثالیں موجود ہیں کہ مرحوم مولانا سمیع الحق ؒ جب تک زندہ تھے تو دوطرفہ معاملات مشاورت سے طے ہوتے تھے۔اسی طرح اب بھی علماء کو کردار ادا کرنا پڑے گا۔ جنگ یا عسکری سطح پر معاملات حل نہیں ہوں گے۔ کیونکہ اس سطح پر دونوں حریف کے طور ایک دوسرے کو دیکھ رہے ہوتے ہیں۔ جبکہ علماء مذہبی سطح پر بحیثیت مسلمان بھائی بھائی کی حیثیت سے بیٹھ کر مسائل حل کر سکتے ہیں۔مگر پاکستان میں اس وقت ہائبرڈ گورنمنٹ ہے اور ایسی گورنمنٹ کے فیصلے کہاں ہوتے ہیں سب کو پتا ہے۔ اگر بھارت نے اقوام متحدہ سے اجازت نامہ حاصل کر کے افغان وفد کو دورے پر بلا لیا ہے تو پاکستان کو یہ کام پہلے کرنا چاہیے تھا۔روس نے افغان حکومت کو تسلیم کرلیا ہے۔چین نے تجارتی تعلقات بنا لیے ہیں تو پاکستان کو کیا مسئلہ ہے۔

سوال: پاکستان نے امریکہ کا فرنٹ لائن اتحادی بن کر افغانیوں کو ناراض کیا،ڈرون حملے یہاں سے ہوئے،اُن کا سفیر امریکہ کے حوالے کیا گیا، ڈما ڈولا کا واقعہ ہوا، پھر جامع حفصہ اور لال مسجد کا واقعہ ہوا اور اس کے نتیجے میں TTP جیسے گروہ پیدا ہوئے۔آپ کیا سمجھتے ہیں کہ اس بات میں کتنی صداقت ہے؟

ڈاکٹر فرید احمد پراچہ: کچھ چیزیں ایسی ہوتی ہیں جو قوموں کے تحت شعور تک چلی جاتی ہیں۔ پرویز مشرف نے تو اپنی کتاب میں لکھ دیا کہ پانچ پانچ ہزار ڈالر کے عوض مسلمانوں کو امریکہ کے حوالے کیا گیا۔ان بے گناہ مسلمانوں کے ساتھ گوانتانا موبے کی جیلوں میں جو سلوک کیا گیا کیا وہ بھلایا جا سکتا ہے؟ یہ تاریخی حقائق ہیں جن کو اب بدلا نہیں جا سکتا۔ امریکہ کے ساتھ تو ان کے معاہدے ہو گئے لیکن پاکستان کے ساتھ ان کی جنگ شروع ہو گئی۔ TTP اور دیگر دہشت گرد جو کچھ کر رہے ہیں وہ بھی غلط ہے مگر غلطیاں ہم سے بھی ہوئی ہیں،اب مل بیٹھ کر ان غلطیوں کو سدھارنے کی ضرورت ہے ورنہ ہم عالمی سطح کے بچھائے گئے اس جال میں مزید دھنستے چلے جائیں گے اور اس کا ناقابل تلافی نقصان اُمت کو ہوگا۔ ایک نیچرل سا جو بلاک بن رہا ہے جس میں چین، روس، ایران، افغانستان، آذربائیجان اور ترکی شامل ہو رہے ہیں اس کے خلاف امریکہ اور یورپ اپنے جال بچھا رہے ہیں، ہمیں بھی اپنے قومی مفاد میں فیصلے کرنے چاہئیں کہ ہمارا فائدہ کس میں ہے اور نقصان کس میں ہے؟

سوال: ہم نے ہمیشہ اس پلیٹ فارم سے اتفاق اور اتحاد کی بات کی ہے۔امریکہ کے خلاف 20 سالہ افغان جہاد کے دوران بھی ہماری ہمدردیاں افغان طالبان کے ساتھ رہیں اور 2021ء میں ان کی فتح پر ہم نے بھی خوشیاں منائیں اور یہاں تک کہا کہ یہ اس صدی کا معجزہ ہے۔ تنظیم اسلامی کے بانی ڈاکٹر اسرار احمدؒ بھی اکثر پاکستان، افغانستان اور ایران کا مشترکہ بلاک (PIA) بنانے کی تجویز دیا کرتے تھے۔ پھر ڈاکٹر صاحبؒ خراسان کے حوالے سے احادیث بھی سنایا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے،خراسان ان تینوں ممالک کے درمیان پھیلا ہوا خطہ ہے، یہاں سے اسلامی لشکر نکلیں گے جو حضرت مہدیؒ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نصرت کو جائیں گے۔کیا کسی نے سوچا تھا کہ نبی کریم ﷺ کی ان احادیث کی روشنی میں مستقبل کی تیاری کرنے کی بجائے ہم آپس میں ہی لڑنا شروع ہو جائیں گے؟ان حالات میں روس، چین، سعودی عرب یا قطر جیسے دوست ممالک کیا کردار ادا کر سکتے ہیں؟

توصیف احمد خان: چین کی توجہ گلوبل ساؤتھ کی طرف ہے اور اس کو چین لیڈ کرے گا۔چین نے افغانستان کے ساتھ اقتصادی معاہدے اسی لیے کیے ہیں کہ وہ مضبوط اتحادی بنیں۔ پاک افغان کشیدگی ختم کرانے کے لیے ہماری مذہبی جماعتوں کو کردار ادا کرنا چاہیے۔مشرف کا دور ایک بے غیرتی کا دور تھا لیکن بعد میں گڈ طالبان اور بیڈ طالبان کی اصطلاح بھی ہم نے ہی متعارف کروائی۔ تاہم دونوں ممالک کے لیے بہتر یہی ہے کہ جنگ کی بجائے بھائی چارہ قائم کریں اور مل کر ترقی کریں،اسی میں دونوں کا فائدہ ہے۔

ڈاکٹر فرید احمد پراچہ: حالات بہتر کرنے کے لیے سب سے پہلے پاکستان کو افغانستان کو تسلیم کرنا چاہیے۔ سفارتی تعلقات قائم ہوں۔ پارلیمنٹ میں بھی اس مسئلہ پر بحث کی جائے۔اس کے علاوہ سعودی عرب، قطر، ایران، ترکی، روس اور چین کو آن بورڈ لے کر معاملات کو حل کی طرف لے جایا جائے۔

رضاء الحق: ہمیں اُمت بن کر سوچنا چاہیے،افغانی یا پاکستانی بن کر نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک اُمت بنایا تھا لیکن ہم نے دنیوی مفادات کی خاطر اُمت کو ٹکڑے کر دیا۔اسی کا نتیجہ ہے کہ آج چھوٹا سا صہیونی ملک دو ارب مسلمانوں اور 57 مسلم ممالک کو سرعام للکار رہا ہے اور ہم کچھ نہیں کر پا رہے۔قطر پر اسرائیلی حملے کے بعد مسلم ممالک کو تھوڑا احساس ہوا ہے کہ ہمیں متحد ہونا چاہیے۔ احادیث مبارکہ میں جہاں خراسان کا ذکر ہے وہاں آخری دور کی جنگوں کا بھی ذکر ہے، یہود و ہنود کی مسلمانوں سے دشمنی کا بھی ذکر ہے۔ یہ سب چیزیں اب سامنے آ رہی ہیں۔حضور ﷺ کی احادیث میں دی گئی خبریں تو پوری ہو کر رہنی ہیں۔ خاص طور پر شیطانی اتحاد ثلاثہ (امریکہ، اسرائیل اور انڈیا) کی پاکستان دشمنی تو کھل کر سامنے آ چکی ہے۔اوباما کے دور سے ہی Pivot to Asia کی امریکی پالیسی بھی سامنے آ چکی تھی اور اس کا مطلب تھا کہ گلوبل ساؤتھ کو جنگوں کا مرکز بنایا جائے گا۔ خاص طور پر مشرق وسطیٰ اور ہمارا خطہ فلیش پوائنٹ بن چکا ہے۔اسرائیل کا یسمن پلان بھی موجود ہے۔ ہمیں ان حقائق کو مدنظر رکھ کر قومی پالیسیاں ترتیب دینی چاہئیں۔ اگر اسلام دشمن قوتیں آپس میں متحد ہو رہی ہیں تو ہمیں بھی آپس میں اتحاد کی کوشش کرنی چاہیے۔لہٰذا افغانستان اور پاکستان کی قیادتیں دونوں ہوش کے ناخن لیں اور متحد ہو کر اپنے اور اللہ کے دشمنوں کے مقابلے کی تیاری کریں۔

❁❁❁

قارئین پروگرام ''زمانہ گواہ ہے'' کی ویڈیو تنظیم اسلامی کی ویب سائٹ www.tanzeem.org پر دیکھی جا سکتی ہے۔

پروگرام کے شرکاء کا تعارف

1۔رضاء الحق: مرکزی ناظم شعبہ نشر و اشاعت و ترجمان تنظیم اسلامی پاکستان

2۔ڈاکٹر فرید احمد پراچہ: مشیر برائے سیاسی امور امیر جماعت اسلامی پاکستان

3۔توصیف احمد خان: معروف وی لاگر اور مصنف

میزبان: وسیم احمد باجوہ: نائب ناظم مرکزی شعبہ نشر و اشاعت تنظیم اسلامی پاکستان

محوِ حیرت ہوں ......

عامرہ احسان
amira.pk@gmail.com

شرق تا غرب دنیا (گلوب) ایک لٹو کی طرح گھومے جا رہی ہے۔ ٹرمپ، گلوبل چودھری اس لٹو سے کھیل رہا ہے۔ انسان چکرا کر رہ گئے ہیں رولر کوسٹر کیفیت میں!

آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے لب پہ آ سکتا نہیں
محوِ حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائے گی!

اگر چہ بظاہر دیوانی، مجذوبانہ لہر میں بہت کچھ اول جلول کہہ گزرتا ہے۔ مگر دیوانہ بکارِ خود ہشیار! بوگوٹا، کولمبیا کے مظاہرے میں سب نے فلسطینی قمیصیں پہن رکھی ہیں۔ فلسطینی جھنڈے اُٹھائے، آگے بینر پر ٹرمپ کی تصویر ہے۔ چہرے پر خون کے چھینٹے اور ہٹلر کی مونچھیں لگی ہیں، جو اصل حقیقت کا عکس ہے۔ گزشتہ سالوں میں فساد، ظلم، افراتفری، خونریزی، وحشت، سربیت، چنگیزی، قانون شکنی، عہد شکنی، جھوٹ، افتراء جیسے منفی الفاظ کے جتنے مترادفات مل سکتے ہیں لے آیئے، امن و آشتی کے نام پر کیا کچھ نہ بیت گیا۔ زلزلوا زلزالاً شدیداً۔ دنیا پوری شدتوں سے ہلا، دہلا ماری گئی!

یہ سب یونہی، اچانک بلا سبب نہیں۔ جون 2006ء میں تل ابیب میں امریکن سیکرٹری سٹیٹ کونڈولیزا رائس نے، Redrawing Middle East مشرق وسطیٰ کے نئے نقشے کی اصطلاح مشرقی بحر روم میں آئل ٹرمینل کے افتتاح کے موقع پر جاری کی تھی۔ بعد ازاں کونڈولیزا رائس اور اسرائیلی وزیر اعظم نے اکٹھے یہ خبر لبنان کے محاصرے کے موقع پر سنائی (جسے برطانیہ، امریکہ کی آشیر باد حاصل تھی)۔ بین الاقوامی میڈیا کو بتایا گیا کہ لبنان سے ایک 'نئے مشرق وسطیٰ' کا پراجیکٹ شروع کیا جا رہا ہے۔ اصلاً کئی سالوں سے منصوبہ بندی کی جا رہی تھی، افراتفری، عدم استحکام، تشدد اور چیرہ دستی کا اہتمام ہونے کو تھا۔ اسے وسعت دی جانی تھی لبنان، فلسطین، شام، عراق، خلیج اور افغانستان تک۔ (ورلڈ ٹائمز، دسمبر 2018ء)

یاد رہے کہ اس دوران ٹرمپ نے یکا یک 2017ء میں ریاض میں عرب اسلامی ممالک کے سربراہوں کو یک جا کیا۔ سعودی عرب سے تعلقات میں غیر معمولی گرمجوشی، بھاری مالی معاہدات کیے۔ محمد بن سلمان کو غیر معمولی اہمیت اور مقام حاصل ہوا۔ مسلم ممالک سے فدویت وصول کی اور پھر چل سو چل۔ 2018ء میں اپنے داماد جیرڈ کشنر کو مشرق وسطیٰ میں امن (برائے اسرائیل) کے لیے اہم کردار سونپا۔ محمد بن سلمان کا وائٹ ہاؤس کا دورہ ہوا۔ کشنر سے کئی ماہ تک استوار کیے جاتے تعلقات نے سعودی عرب، امارات اور پھر قدم بہ قدم پورے مشرق وسطیٰ کی ہیئت، سیاسی، معاشی، تزویراتی اعتبار سے بہت کچھ بدل دی۔ یہاں تک کہ باذن اللہ 7 اکتوبر 2023ء میں ایک غیر متوقع جانب سے ایک بھاری بھرکم تبدیلی نے پورا رخ مزید بدل ڈالا۔ بات صرف مشرق وسطیٰ تک محدود نہ رہی، پوری دنیا انقلابوں کی لپیٹ میں آ گئی۔

﴿وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ۝﴾

ایک پلان تدبیر کائنات کرنے والے کا بھی ہے جو سب پر حاوی رہتا ہے۔ پلان تو 2001ء میں بھی ایک جنگوں کے مارے کمزور ملک پر حملہ کر کے دنیا سے نظریاتی اسلام کی ہر رمق ختم کر دینے کا تھا۔ مگر لینے کے دینے پڑ گئے۔ وہاں مذاکرات سے جیسے تیسے جان چھڑائی اور لوٹ کے بدھو گھر کو آئے۔ اس دوران مشرق وسطیٰ پراجیکٹ پر کام آگے بڑھانے کو سعودی عرب، امارات کی سماجی، معاشرتی، ثقافتی ہیئت بدلی۔ جہاں جہاں ممکن ہوا وہاں ابراہیمی معاہدوں کے نام پر مسلم ممالک کے حلق سے اسرائیل تسلیم کروانے کی چھچھوندر اُتاری گئی۔ اگرچہ اسرائیل قبلۂ اوّل، فلسطین پر مکمل ناجائز 78 سالہ قبضہ، سرزمین کے مالکوں اور انبیاء کے حقیقی وارثوں پر نکبہ در نکبہ مسلط کرنے والی قوم سے معاہدات کو سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے ذی شان نام سے موسوم کرنا، اس تقدس کی پامالی ہے۔ یہ فرعونی نمرودی معاہدے ہیں۔

2001ء سے دہشت گردی کے عنوان سے لڑی جانے والی جنگ نے مسلمانوں کے نصاب ہائے تعلیم تبدیل کر کے، اخلاقیات پر سوشل میڈیا، فلموں، ڈراموں، حیاباختگی کا ہر رنگ ڈالروں کے عوض مسلط کیا۔ 25 سالوں میں پوری نسل دین سے بے بہرہ، سیکولرازم، لبرل ازم میں ڈوب کر اپنی شناخت، اپنے مقدسات کو بھول گئی۔ حکمران تمام مسلم ممالک پر نوآبادیاتی نظام کے تحت چلتے چلتے اب ٹرمپ کے ہاتھ لگ گئے۔ ع

دگرگوں ہے جہاں تاروں کی گردش تیز ہے ساقی!

ہوا یہ کہ پوری مغربی دنیا اور سبھی دبے پسے ہر براعظم کے ممالک یکسر پلٹ کر حیران کن اور (امریکہ اسرائیل کے لیے) ویران کن حد تک فلسطین نواز اور اسرائیل دشمن ہو گئے۔ دو سال دیوانہ وار جدوجہد مظلوم فلسطینیوں کے لیے ہم نے نہ کی، مغربیوں نے کی۔ قربِ قیامت کی علامتوں میں سے ایک، سورج کا مغرب سے طلوع ہونا ہے۔ اگرچہ وہ تو عملاً اور حقیقتاً ہوگا۔ مگر معنوی، استعاراتی اعتبار سے اسلام کا سورج اب مغرب سے طلوع ہوگا! شرم الشیخ اور اس سے پہلے فلسطینیوں بارے ہونے والے فیصلوں پر دنیا بھر کے فلسطین کے بہی خواہوں کی نگاہیں مرکوز ہیں۔ ان کے حقوق اور اقصیٰ کا تحفظ خدانخواستہ ہم نہ کر پائے تو اللہ کے سچے وعدے موجود ہیں۔ طبرانی کی حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا: میری اُمت کا ایک گروہ دمشق کے دروازوں اور قدس اور اس کے گرد و پیش کے دروازوں پر لڑتا رہے گا۔ جو کوئی انہیں دھوکا دے یا تنہا چھوڑے گا انہیں کوئی ادنیٰ ترین نقصان بھی نہ پہنچا سکے گا۔ وہ فتح یاب ہوں گے۔ حق کے لیے کھڑے، آخری وقت تک۔

قرآن کی وعید واضح ہے کہ ''اگر تم منہ موڑو گے تو اللہ تمہاری جگہ کسی اور قوم کو لے آئے گا اور وہ تم جیسے نہ ہوں گے۔'' (محمد: 28) واپس تو ہر انسان کو جانا ہے۔ ایمان لائے، نہ لائے، بھلا ڈالے۔ اور کافر سے زیادہ سخت معاملہ منافق کا ہوگا جو جانتے بوجھتے چند روزہ مفادات کی خاطر آخرت سے منہ پھیر لے۔ حال ہی میں ماحولیات اور جانوروں کی ماہر 91 سالہ امریکی خاتون جین گڈآل کیلی فورنیا میں انتقال کر گئی۔ آخری انٹرویو میں نصیحت و وصیت چھوڑی کہ: ''آپ یہ سمجھ لیں کہ آپ کی زندگی اہم ہے۔ ہر ایک دن کیسے گزرتا ہے اہم ہے۔ آج جب یہ سیارہ تاریکی میں ڈوبا ہوا ہے پھر بھی امید نہ کھوؤ۔ ہر دن کی کارکردگی دیکھو۔ میں چاہتی ہوں کہ تم جان لو کہ یہ دنیا میں زندگی کا خاتمہ نہیں ہے۔ میرا یقین ہے اور اب میں جانتی ہوں کہ موت کے بعد آگے ایک زندگی ہے۔''

مشرق وسطیٰ اس وقت اہم ترین منزلیں طے کر رہا ہے۔ حماس نے بے انتہا زیرکی، مومنانہ فراست عدم جذباتیت سے مشکل ترین حالات میں بدترین دشمنوں کی موجودگی اور برسر معاہدات حقیقی بہی خواہوں کے مکمل عدم وجود کے باوجود سلیقے سے ہتھیار نہ ڈالنے پر استقامت سے ڈٹے رہے۔ نہ صرف غزہ میں پولیس کی انتظامی

ذمہ داریاں سنبھال رہے ہیں بلکہ یرغمالیوں کی واپسی کی تقریب مسلح، یونیفارم میں پورے تدبر و وقار سے سرانجام دی۔ یرغمالی اسرائیلی تندرست وتوانا اور دوسری طرف سسکا سسکا کر رہا کیے جانے والے کئی فلسطینی قیدی لاغر اور بدسلوکی کا شکار ایمبولینسوں میں بھی تھے۔

ٹرمپ اپنے وعدے کے مطابق اسرائیل آیا۔ یرغمالیوں کے لواحقین سے خطاب کیا۔ وہاں ابتداءً لواحقین نے ٹرمپ کا زبردست خیر مقدم کیا اور نیتن یاہو مکمل نظرانداز کیا گیا۔ گزشتہ روز وٹکوف، امریکی نمائندے کی تقریر میں نیتن یاہو کا نام لینے پر پورا مجمع سیخ پا ہو کر اس کے خلاف آوازے بلند کرنے لگا۔ ٹرمپ دیوارِ گریہ بھی پوری مسکنت اور یہودیت اوڑھ کر گیا۔ یروشلم میوزیم میں خطاب پر یہودیوں سے بڑھ کر یہودی ہونے کا تاثر اور اسرائیل کی سربلندی کا بہی خواہ بن کر یقین دہانیاں تھیں۔ خطے میں اسرائیل کی بالادستی، 'ابراہیمی' معاہدات آگے بڑھانے کا عزم ہمراہ تھا۔ یہ شرم الشیخ جانے سے پہلے گویا اس کا مقدمہ تھا۔ یرغمالیوں کی واپسی اور ٹرمپ اعلانیہ شرم الشیخ کے دستخط کے ساتھ ہی اسرائیل نے غزہ میں 7 فلسطینی راہ گیر ٹینک فائر سے شہید کر ڈالے! امن معاہدے کا دوسرا مرحلہ اسرائیلی (وامریکی) بدنیتی کی بنا پر غیریقینی ہے! فلسطینیوں کی آزمائش جاری ہے!

ادھر ان عالمی حالات میں ہم اور افغانستان باہم الجھاؤ سے امریکی جلن کڑھن اور اس کی شکست کا بدلہ تو چکا سکتے ہیں مگر پاکستان کے وسیع تر دنیاوی مفادات، وسط ایشیائی ریاستوں تک رسائی، تجارت، معیشت، بین الاقوامی سیاست سبھی میں گھاٹے کا سودا کر رہے ہیں۔ ہم ایٹمی ریاست ہونے کے حوالے سے، ایمانی حوالے سے صبر وضبط، حوصلے سے کشادہ ظرفی کا مظاہرہ کرتے تو چہار جانب کھڑے چیلنجوں میں یہ اضافہ نہ ہوتا۔ بڑی بے تدبیری سے ہم نے انھیں بھارت کی طرف دھکیلا ہے۔ دونوں کو ٹھنڈے دل ودماغ سے معاملات سلجھانے کی طرف آنا ہو گا۔ علماء سے باب الفتن پڑھ لیں تو اچھا ہے۔ افغانستان کی ذمہ داری تحمل کے اعتبار سے یوں زیادہ ہے کہ وہ پابندِ شریعت نظام چلانے کی بنا پر ہم ان پڑھوں سے عنداللہ زیادہ بھاری ذمہ داری کے حامل ہیں۔ آگے بڑھیے۔ ایک دوسرے کو دشمن بنانے کی بجائے مل بیٹھ کر معاملات سلجھائیں، برادرانہ تعلقات استوار کریں قبل اس کے کہ دیر ہو جائے خدانخواستہ!

❀❀❀

امیر تنظیم اسلامی کی چیدہ چیدہ مصروفیات

(9 تا 15 اکتوبر 2025ء)

جمعرات 09 اکتوبر: مرکزی اسرہ کے اجلاس کی آن لائن صدارت کی۔

جمعۃ المبارک 10 اکتوبر: خطاب جمعہ مسجد جامع القرآن، قرآن اکیڈمی ڈیفنس کراچی میں ارشاد فرمایا۔ شام کو اسی مسجد میں ایک تقریبِ نکاح کے موقع پر تذکیری گفتگو کی۔

ہفتہ 11 اکتوبر: حلقہ کراچی شمالی کے دعوتی دورہ میں صبح چند علماء اور آئمہ مساجد سے قرآن اکیڈمی یاسین آباد میں ملاقات ہوئی۔ باہمی تعارف، سوال و جواب، تنظیمی سرگرمیوں اور مشترکات کے حوالہ سے گفتگو ہوئی۔ دن میں قرآن اکیڈمی ہی میں ناظرہ وحفظ کے طلبہ سے مختصر ملاقات رہی۔ بعد ازاں ایم کیو ایم کے ایک ممبر صوبائی اسمبلی سے ملاقات رہی۔ سیاسی صورت حال، باہمی دلچسپی کے امور اور نفاذِ دین کی محنت کے حوالہ سے گفتگو ہوئی۔ نمازِ ظہر کے بعد مقامی تنظیم ناظم آباد میں چند علماء اور آئمہ مساجد سے ملاقات رہی۔ بعد نمازِ عصر قرآن اکیڈمی میں نوجوانوں کے ساتھ ایک ملاقات رہی جس میں نوجوان رفقاء اور رفقاء کے بیٹے و دیگر رشتہ دار نوجوان شریک تھے۔ تنظیمی دعوت اور سرگرمیوں، حالاتِ حاضرہ اور نوجوانوں سے متعلق امور پر سوال و جواب کی بھرپور نشست ہوئی۔ بعد نمازِ عشاء فیڈرل بی ایریا کے علاقہ میں مدینہ مسجد میں ''امت مسلمہ...... منصب وفرائض اور زوال وعروج'' کے موضوع پر خطاب کیا۔

اتوار 12 اکتوبر: حلقہ کراچی شرقی کے دعوتی دورہ میں بعد نمازِ ظہر مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے چند احباب سے ملاقات ہوئی۔ باہمی تعارف، مشترکات پر باہمی تعاون، تنظیمی سرگرمیوں پر گفتگو اور سوال و جواب کا اہتمام ہوا۔ بعد نمازِ عشاء نیو کراچی کے علاقہ میں ایک بڑے عوامی اجتماع میں ''اقصیٰ، غزہ اور امت مسلمہ...... حال اور مستقبل'' کے موضوع پر خطاب کیا۔

پیر 13 اکتوبر: مرکزی اسرہ کے ایک خصوصی اجلاس کی آن لائن صدارت کی۔

بدھ 15 اکتوبر: رات کو مرکز لاہور آمد ہوئی۔

معمول کی سرگرمیاں: نائب امیر صاحب سے مستقل آن لائن رابطہ رہا اور دیگر تنظیمی امور انجام دیے۔ متفقہ ترجمہ ونصاب قرآنی کے حوالہ سے ذمہ داریاں انجام دیں۔ معمول کی کچھ ریکارڈنگز کرائیں۔

قرآنِ حکیم کی فکری وعملی رہنمائی (آن لائن کورس)

محترم ڈاکٹر اسرار احمدؒ کے بذاتِ خود مرتب اور بیان کردہ

قرآن حکیم کے منتخب نصاب پر مشتمل۔ الہدیٰ سیریز کے 44 آڈیو لیکچرز

Learning Management System

موبائل فون پر لیکچر سنیں۔ موبائل فون پر پیپر حل کریں۔ موبائل فون پر رزلٹ حاصل کریں

Sign up at: www.QuranAcademyLahore.com

Whatsapp: 03334470224

مرکزی انجمن خدام القرآن 36-K Model Town Lahore

توہینِ رسالت کیس کی روداد

نعیم اختر عدنان

پنجاب حکومت کے محکمہ ماہی پروری Fishery Department میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر کے عہدہ پر تعینات گریڈ 17 کا ایک سرکاری آفیسر جس کا نام انور کینتھ ہے، عیسائی مذہب سے تعلق رکھنے والا یہ شخص تھانہ گوالمنڈی کی حدود میں رہائش پزیر تھا۔ ماضی میں یہ شخص کہوٹہ ایٹمی پلانٹ میں بھی کام کر چکا ہے۔ کیتھولک عیسائی عقائد کا حامل یہ شخص اعلیٰ سرکاری ملازمت کے ساتھ ساتھ اپنے ہاتھ سے لکھی ہوئی تحریروں کے ذریعے مذہب عیسائیت کی تبلیغ بھی کرتا تھا۔ اس تبلیغ کے ساتھ ساتھ شخص مذکور نے اپنی تحریروں میں قرآن مجید، نبی مکرم ﷺ، اسلام، مسلمانوں اور مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ جیسے مقدس اسلامی شعائر کے بارے میں انتہائی قابل اعتراض اور اشتعال انگیز الفاظ استعمال کیے۔ اس تحریری مواد کو وہ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل، یورپی ممالک کے سفیروں، نمایاں سیاسی اور مذہبی شخصیات کو بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک ارسال کرتا تھا۔ اس نے تبلیغ مذہب کا یہی طریقہ کار اختیار کیے رکھا۔

دینی و مذہبی جماعتوں اور مشہور علماء کرام کو بھی یہ مواد اس پیغام و اعلان کے ساتھ ارسال کرتا تھا کہ میرے ساتھ مناظرہ کیا جائے اور میرے سوالات اور اعتراضات کا جواب دیا جائے۔ اُس کی جانب سے یہ سلسلہ تبلیغ مسلسل جاری رہا، کسی دینی ادارے، جماعت یا اسلامی اسکالر کی جانب سے جب کوئی ردِعمل نہ آیا تو شخص مذکور مزید دھڑلے سے اپنی جارحانہ انداز کی حامل نازیبا گفتگو دہراتا کہ نعوذ باللہ قرآن اللہ کا کلام نہیں ہے، محمد ﷺ اللہ کے رسول نہیں ہیں اور مسلمان اور اُن کا دین جھوٹا ہے وغیرہ وغیرہ۔

تنظیم اسلامی شاہدرہ کے بزرگ اور نئے رفیق حاجی محمود ظفر صاحب جو ایک سماجی و فلاحی تنظیم کے صدر بھی تھے کو یہ تمام مواد بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک موصول ہوا۔ رفیق محترم نے موصولہ تحریری مواد راقم کو دکھایا، اس تمام گستاخانہ اور توہین مذہب کے حامل مواد کا بغور مطالعہ و جائزہ لینے کے بعد راقم نے رائے دی کہ یہ مواد ایک سنگین جرم اور قابل دست اندازی پولیس کیس کے زمرے میں آتا ہے۔ اسی وقت مشورہ کے بعد دو مقامی علماء کرام مولانا محمد اسلم خطیب مسجد عید گاہ شاہدرہ ٹاؤن اور جمعیت علمائے اسلام کے مقامی رہنما مولانا شبیر احمد عثمانی کی ہمراہی میں قانونی کارروائی کے لیے تھانہ گوالمنڈی لاہور جانے کا فیصلہ ہوا۔ متعلقہ پولیس آفیسر کے سامنے سارا تحریری مواد اور اس کی تفصیلات زبانی بھی بیان کی گئیں۔ ایس ایچ او صاحب نے بلا تاخیر اور بغیر کسی حیل و حجت کے ملزم مذکور کی رہائش گاہ پر پولیس کو ریڈ کے لیے بھیجا۔ خوش قسمتی سے مذکورہ شخص گھر پر موجود تھا جسے ریڈ کرنے والی پولیس ٹیم اپنے ساتھ تھانہ لے آئی۔ انور کینتھ مسیح کو پولیس آفیسر نے اس کا تحریری اور ارسال کردہ مواد دکھایا اور اس بارے پوچھ گچھ کی، موصوف نے اقرار کیا کہ یہ تحریری مواد اسی کا تحریر کردہ ہے۔ اس نے پولیس آفیسر کو بھی اس مواد کے حوالے سے گفتگو اور بحث کی دعوت دی اور کہا کہ اور کسی نے تو مجھ سے کبھی کوئی بحث و تمحیص نہیں کی اور نہ ہی میرے سوالوں اور اعتراضات کا جواب دیا ہے۔ آپ بحیثیت مسلمان میرے سوالات اور اعتراضات کا جواب دے دیں۔

قصہ مختصر ملزم مذکور کے خلاف توہین رسالت کے قبیح جرم کے ارتکاب کی بنا پر تعزیرات پاکستان کے تحت مقدمہ درج کر کے باقاعدہ گرفتاری عمل میں آ گئی۔ یہ 25 دسمبر 2001 کا دن تھا۔ یوں ملزم کے خلاف قانونی کارروائی کا باقاعدہ آغاز ہو گیا۔ گواہوں کے بیانات قلم بند ہوئے اور دیگر شواہد کو ریکارڈ کا حصہ بنا کر سیشن عدالت میں چالان پیش کر دیا گیا۔ سیشن عدالت نے ڈیڑھ سال تک اس مقدمہ کی سماعت کی اور 17 جولائی 2002 کو توہین رسالت کا جرم ثابت ہونے پر مجرم کو تعزیرات پاکستان کی دفعہ 295C کے تحت موت کی سزا کا حکم جاری کیا۔

سیشن کورٹ میں مقدمہ کی سماعت کے دوران راقم اور حاجی محمود ظفر مرحوم وکلاء کی ٹیم کے ساتھ مقدمہ کی پیروی کرتے رہے۔ سیشن عدالت سے سزا یافتہ مجرم انور کینتھ مسیح کی لاہور ہائی کورٹ میں سزا کے خلاف نظر ثانی کی اپیل کی سماعت کا فیصلہ ہوا۔ ہائی کورٹ میں نظر ثانی کی اپیل کی سماعت طویل عرصہ تک زیر سماعت رہی۔ بالآخر 3 جون 2014 کو عدالت عالیہ کے فاضل بنچ نے مجرم مذکور کی نظر ثانی کی درخواست کو مسترد کرتے ہوئے سیشن عدالت کی جانب سے دی گئی موت کی سزا کو بحال رکھا۔ واضح رہے کہ توہین رسالت کے جرم میں ضمانت کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ چنانچہ ملزم اندراج مقدمہ کے دن سے جیل ہی میں قید رہا۔

کئی سال گزرنے کے بعد سزا یافتہ قیدی نے جیل سے سپریم کورٹ آف پاکستان کے نام ایک تحریری درخواست ارسال کی جس کو عدالت عظمیٰ نے نظر ثانی اپیل کا درجہ دے کر باقاعدہ سماعت کے لیے منظور کر لیا۔ یہ اپیل 590/2017 کے نمبر کے تحت سپریم کورٹ میں سماعت کے لیے مقرر کر دی گئی۔ تمام متعلقہ فریقین کو عدالتی احکامات جاری ہو گئے اور نظر ثانی اپیل کی سماعت کا باقاعدہ آغاز ہو گیا۔ نظر ثانی اپیل کی پہلی سماعت 8 نومبر 2018ء کو کورٹ روم نمبر ایک میں ہوئی۔ چیف جسٹس آصف سعید کھوسہ، جسٹس مظہر عالم میاں خیل اور جسٹس سردار طارق مسعود تین رکنی بنچ کا حصہ تھے۔ طویل عرصہ معرض التوا میں پڑے رہنے کے بعد دوسری سماعت 13 جنوری 2022ء کو ہوئی۔ اس مرتبہ جسٹس سردار طارق مسعود کے ساتھ جسٹس منصور علی شاہ اور جسٹس امین الدین بنچ میں شامل کئے گئے۔

25 فروری 2022ء کو تیسری سماعت کے وقت جسٹس سردار طارق مسعود کے ساتھ جسٹس مظہر عالم میاں خیل اور جسٹس امین الدین بنچ کا حصہ تھے۔ اس سماعت پر کیس کو اسلامی نظریاتی کونسل کو رائے کے لیے بھیجے جانے کی ابزرویشن دی گئی مگر عملاً ایسا کچھ نہ ہوا۔ کیس پھر سے 23 جون 2022ء کو سماعت کے لیے مقرر ہوا۔ اس سماعت کے لیے پھر سے نیا بنچ تشکیل ہوا۔ جسٹس اعجاز الاحسن، جسٹس مظاہر علی اکبر نقوی اور جسٹس جمال مندوخیل بنچ میں شامل تھے۔ وقت کا پہیہ نئے سال میں داخل ہو گیا اور 24 جنوری 2023ء کو کیس کی سماعت کے لیے بنچ میں جسٹس مظاہر علی اکبر نقوی، جسٹس جمال مندوخیل کے ساتھ جسٹس اطہر من اللہ کو شامل کیا گیا۔ دس ماہ کے طویل عرصہ وقفہ کے بعد 24 نومبر 2023ء کو اپیل کی سماعت کرنے والے بنچ میں جسٹس یحییٰ آفریدی، جسٹس عائشہ اے ملک اور جسٹس سعید حسن اظہر شامل تھے۔

سال 2023ء میں دو سماعتیں ہی ممکن ہو سکیں، کیس کی مزید سماعت 12 مارچ 2024ء کو ہوئی۔ حسب سابق پھر سے بنچ تبدیل ہو گیا اور اس سماعت میں جسٹس جمال مندوخیل اور جسٹس سعید حسن اظہر کے ساتھ

جسٹس مسرت ہلالی نے کیس کی سماعت کی۔ اگلی سماعت 7 اکتوبر 2024ء کو مقرر ہوئی اور اس مرتبہ بنچ میں جسٹس جمال مندوخیل اور جسٹس مسرت ہلالی کے ساتھ جسٹس شہزاد احمد نئے ممبر کی حیثیت سے بنچ کا حصہ بنے۔ وقت تیزی سے گردش کرتا ہوا سال 2025ء میں داخل ہوگیا اور نظر ثانی کی اپیل کا فیصلہ موخر ہوتا گیا۔ اب کی بار سماعت کرنے والے بنچ میں جسٹس جمال مندوخیل، جسٹس مسرت ہلالی کے ساتھ راقم کے ہم نام جسٹس نعیم اختر افغان کو بنچ کا حصہ بنایا گیا۔

11 فروری 2025ء کو سماعت کرنے والے بنچ کے ممبران میں تبدیلی ہوگئی۔ جسٹس اطہر من اللہ، جسٹس عرفان سعادت خان اور جسٹس شہزاد احمد نے اپیل کی سماعت کی۔ اس بار بنچ نے مجرم، اس کے لواحقین اور اپیل کنندہ کے وکیل کی درخواست یا مطالبہ کے بغیر از خود ملزم کو لاہور کے مینٹل ہیلتھ ہسپتال میں بغرض علاج داخل کرنے کا حکم جاری کیا اور ذہنی و نفسیاتی صحت کے معالجین سے تفصیلی رپورٹس مرتب کروائیں اور انہیں عدالت کی معاونت کے لیے ذاتی طور پر طلب کر کے بذریعہ سوالات اپنی تشفی کا سامان کیا تا کہ حتمی فیصلہ میں کوئی مشکل پیش نہ آئے۔ 25 جون 2025ء کو کیس پھر سے سماعت کے لیے مقرر ہوا۔ بنچ کے سربراہ جسٹس شہزاد احمد سماعت کی ابتدا ہی سے جارحانہ انداز کے حامل رویہ کا اظہار کرتے ہوئے نظر آئے۔ استغاثہ کے وکیل جناب غلام مصطفیٰ چودھری نے پیش کردہ میڈیکل رپورٹس کی فائنڈنگ اور ان رپورٹس کی بنیاد پر اختیار کردہ نتائج کو نہ صرف تسلیم کرنے سے انکار کر دیا بلکہ بنچ سے استدعا کی کہ انہیں ان میڈیکل رپورٹس کو چیلنج کرنے کی مہلت دی جائے۔ سپریم کورٹ کی خصوصی ہدایت اور دلچسپی پر پاکستان بار کونسل کی طرف سے مہیا کردہ وکیل کو دلائل دینے کا موقع ہی نہیں ملا بلکہ مجرم کی بریت اور رہائی کے لیے خود عدالت پیش پیش تھی۔

2018ء سے 2025ء تک کا طویل عرصہ لگانے والی عدالت عظمیٰ نے انتہائی نامناسب ماحول میں سماعت کو ڈرامائی انداز میں ملتوی کر دیا۔ اس دوران ایک بڑا حیران کن معاملہ سامنے آیا کہ ابھی تک سپریم کورٹ نے اس اپیل کا فیصلہ بھی نہیں سنایا تھا کہ 25 جون 2025ء کو قومی اسمبلی کے اجلاس میں ایک MNA شیر علی ارباب نے فلور آف دی ہاؤس پر بڑی ڈھٹائی سے جھوٹ بولا کہ سپریم کورٹ نے انور کینیتھ کو رہا کر دیا ہے۔ اسی طرح بین الاقوامی سطح پر بھی ایسی ہی خبریں چلائی گئیں۔ اس طرح ایک خاص لابی گستاخ کو قانونی گرفت سے بچانے کے لیے نہ صرف عدالتی کارروائی پر اثر انداز ہونے کی کوشش کرتی رہی بلکہ ملک پاکستان میں فتنہ و فساد کا ماحول بھی بناتی رہی۔ ارباب اختیار و اقتدار کو اس کا سختی سے نوٹس لینا چاہیے تھا مگر ایسا کچھ بھی نہ ہوا۔ اس اپیل میں استغاثہ کی طرف سے صدر فورم جناب غلام مصطفےٰ چودھری ایڈووکیٹ سپریم کورٹ آف پاکستان اپنی ٹیم کے ہمراہ پیش ہوتے رہے اور ہر طرح کے قانونی اور شرعی دلائل پیش کیے گئے۔

سپریم کورٹ نے اسلامی نظریاتی کونسل سے اس لعین کے خط میں موجود گستاخانہ مواد بارے رائے مانگی تو کونسل نے واضح طور پر لکھا کہ یہ لعین گستاخی کا مرتکب ہوا ہے۔ اب سپریم کورٹ نے اس لعین کا دماغی معائنہ کروانے کے لیے حکم دیا تو ڈاکٹروں نے نہ صرف لکھ کر رپورٹ دی بلکہ متعدد بار سپریم کورٹ پیش ہو کر بھی کہا کہ یہ بندہ سال 2001ء میں وقوعہ سے پہلے کا ہی پاگل ہے۔ یہ رپورٹ بغیر کسی لیبارٹری/کلینیکل ٹیسٹ کے ہوا میں ہی تیار کی گئی۔

ایک اور سماعت مقرر ہوئی جس میں پھر سے بنچ تبدیل ہوگیا اور تینوں فاضل ممبران نے ایک سماعت کی جو محض ایک رسمی کارروائی پر مبنی تھی اگلی سماعت میں اپیل کے خلاف ایک گھنٹہ تک کیس کے ہر پہلو کی وضاحت پر مبنی ٹھوس دلائل بنچ کے روبرو پیش کیے گئے۔ بنچ کے ایک فاضل رکن نے ان تمام دلائل کو تحریری طور پر اسی روز جمع کرانے کا حکم دیا، یوں کئی صفحات پر مشتمل پورے کیس کا خلاصہ اور مختصر انداز میں قانونی نکات کا احاطہ کیا گیا۔ معزز بنچ نے مناسب وقت پر فیصلہ سنانے کا اعلان کر دیا۔ یوں 24 ستمبر 2025ء کی یہ سماعت آخری سماعت ثابت ہوئی اور دو ہفتوں کے وقفہ کے بعد 8 اکتوبر 2025ء کو یہ مقدمہ حسب توقع انجام کو پہنچا اور ملزم کو طبی بنیادوں پر شک کا فائدہ دے کر بری کر دیا گیا۔ بقول شیخ سعدیؒ پاکستان کا عدالتی نظام ایسی بستی کی مانند ہے جہاں کے کتوں کو تو کھلا چھوڑا ہوتا ہے اور پتھروں کے باندھا ہوا ہوتا ہے بقول شاعر

ابھی پتھر نہیں آئے ابابیلوں کی چونچوں میں
کہانی جب اصحاب فیل تک پہنچی تو دیکھیں گے

❀❀❀

گوشۂ انسدادِ سود

وفاقی شرعی عدالت کے 14 سوال اور ان کے جوابات

(گزشتہ سے پیوستہ)

(۴) انڈیکسیشن کے جواز کے قائلین کی نظر ''لَا تُظْلَمُوْنَ'' کی طرف تو گئی ہے لیکن ''لَا تَظْلِمُوْنَ'' کی طرف نہیں گئی' کیونکہ اگر بالفرض کوئی ایک لاکھ روپے بطور قرض لیتا ہے اور انڈیکسیشن کی شرح 12% سالانہ مقرر ہو جاتی ہے' اس طرح دو سال بعد اسے ایک لاکھ چوبیس ہزار روپے ادا کرنا ہوں گے جبکہ روپے کی قدر یا قوتِ خرید تو کم ہو کر چھہتر ہزار روپے رہ گئی ہو گی۔ لہٰذا یوں اس انڈیکسیشن کی صورت میں قرض خواہ پر اضافی ادائیگی کا بوجھ ڈالنا ''اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً'' کی ہی صورت بن جائے گا' کیونکہ یہ اس کے لیے دوہرا نقصان ہوگا۔ ایک تو وہ بطور مقروض رأس المال میں افراطِ زر وغیرہ کی صورت میں ہونے والی کمی کا نقصان خود برداشت کرے اور دوسرا قرض خواہ کی اصل رقم یعنی رأس المال کی قوتِ خرید میں پیدا ہونے والی کمی کا بھی ازالہ کرے گا جبکہ اصلاً وہ اس کمی یا نقصان کا ذمہ دار نہ ہے۔ تمام فقہاء اس پر متفق ہیں کہ قرض کی واپسی میں جنس اور مقدار میں برابری ضروری ہوتی ہے کہ جتنا اور جیسا لیا تھا اتنا ہی اور ویسا ہی واپس کرنا ہو گا۔ قیمت اور قوتِ خرید میں برابری اور تناسب ضروری نہیں۔ لہٰذا قرضوں کی واپسی میں جنس اور مقدار فیصلہ کن عامل ہیں نہ کہ قوتِ خرید۔ (جاری ہے)

بحوالہ: ''انسدادِ سود کا مقدمہ اور وفاقی شرعی عدالت کے 14 سوال'' از حافظ عاطف وحید

آہ! فیڈرل شریعت کورٹ کے سود کے خلاف فیصلہ کو 1273 دن گزر چکے!

اے آنکھوں والو! عبرت پکڑو!

اُمِّ مریم

آٹھ صدیاں گزرنے کے باوجود یوں تو شیخ سعدی کا پورا کلام ہی زندہ جاوید ہے لیکن ان کے بعض اشعار پڑھ کر محسوس ہوتا ہے کہ شاعری کو صنفِ پیمبری کیوں کہا گیا ہے۔

ان کا مشہور قطعہ وہ نوحہ ہے جو شیخ سعدی نے منگولوں کے ہاتھوں بغداد کی بربادی (فروری 1258ء) کے بعد کہا تھا' جو یہ ہے:

آسماں راحق بود گر خوں بگرید زمین
بر زوالِ ملکِ مستعصم امیرالمؤمنین
ای محمدؐ گر قیامت می برآری سرزخاک
سربرآور وین قیامت درمیانِ خلق بین

اس کا مفہوم ہے کہ خلیفہ بغداد مستعصم کے زوال پر اگر آسمان سے زمین پر خون کی بارش ہو تو بجا ہوگا۔ اے محمد ﷺ! اگر قیامت اس زمین پر بپا ہونی تھی تو آ کر دیکھیے کہ آپ کی امت پر قیامت بیت چکی ہے۔

کم لوگوں کو علم ہوگا کہ سقوطِ بغداد سے کم از کم دو برس پہلے وہ آثار ہویدا ہونے شروع ہوگئے تھے جو اولوالالباب کی نظروں میں عذابِ الٰہی کی نشانیاں ہوتی ہیں لیکن یہ نشانیاں بغداد کے اہلِ اقتدار کی نظر میں باعثِ اختلاف رہی ہیں۔ ہلاکو کے حملے سے پہلے خلیفہ جس کی ذات اُمت کے اتحاد کا مظہر اور مسلمانوں کی امیدوں کا مرکز ہونی چاہیے تھی، ملت کے انتشار کا سبب اور مظہر بن چکا تھا۔ وہ اپنے قصرِ شاہی کی اونچی دیواروں کے پیچھے اپنے مرصع کمروں میں ایک طرح سے مقید ہو چکا تھا۔ اگر اُسے کبھی مجبوراً اُس حصار سے نکلنا پڑتا تو اس کے خصوصی محافظ فوجی دستے اُسے ہر طرف سے ایسے گھیر لیتے کہ معلوم ہوتا کہ وہ نہ صرف محل کے اندر بلکہ باہر بھی زیرِ حراست ہے۔ وہ دور جب امیر المومنین عمر بن خطاب ؓ ایک اونٹ اور ایک غلام کے ساتھ ہزاروں میل کا فاصلہ طے کر کے یروشلم کی کنجیاں لینے اس تاریخی شہر کے دروازے پر پہنچے تھے' اب ایک ہنسنے ہنسانے والی داستان بن چکی تھی۔ اب مسلمان حکمران کے دروازوں پر حاجبوں کی فوج بیٹھی اور حکمرانوں کے دلوں پر بیٹھے اندرونی محتسب اُٹھ چکے تھے۔ خلیفہ خود کو ظلِ الٰہی اور عقلِ کل سمجھتا تھا۔ خلافت کا مقصد خلیفہ کے اقتدار کی ہر قیمت پر حفاظت اور طوالت تھا جب بادشاہ کی سوچ یہ ہو تو اس کے وزراء، امراء اور جنرلوں کی سوچ اور عمل کا اندازہ لگانا مشکل نہیں۔ وہ دن رات سازشوں میں لگے رہتے۔ عہدے حاصل کرنا' دولت سمیٹنا' ظلم کرنا اور عیاشیاں کرنا اُن کی زندگی تھی۔

قرآن وسنت اسلامی ریاست کے آئین کے لیے اصول فراہم کرتے ہیں۔ اس خلافت میں آئین شکنی عروج پر تھی جس میں حکمران سب کے امام تھے۔ جب آئین کا احترام نہ ہوگا تو قانون کا احترام کون کرے گا؟ قانون نافذ کرنے والے ادارے ڈکیتیوں اور قتل وغارت میں مصروف تھے۔ سقوطِ بغداد سے صرف دو برس پہلے 1256ء میں بغداد کی سب سے بڑی دینی یونیورسٹی "المستنصریہ" میں دو بار ڈاکے پڑے۔ اسی طرح جب بغداد کے ایک مشہور علاقے کرخ میں ایک قتل ہوا تو قانون کے محافظوں نے قاتلوں کو پکڑنے کی بجائے مجرموں کے ساتھ مل کر الٹا اس علاقے کے پُرامن اور معصوم شہریوں کو قتل کیا۔ ان کے گھر لوٹے' اور نذرِ آتش کیے اور اس کے بعد اس علاقے کی عفت مآب خواتین کو اغوا کر کے لے گئے۔

1256ء میں دریائے دجلہ میں بدترین طغیانی آئی پورا بغداد شہر جو دجلہ کے دونوں کناروں پر آباد تھا، پانی میں ڈوب گیا اور قصرِ شاہی بھی غرقاب ہو گیا لیکن حکمران طبقے کا خیال تھا کہ یہ قدرتی آفت ہے۔ اُن کی آنکھیں بند اور خرمستیاں جاری رہیں اور سیلاب نقش برآب ثابت ہوا۔

مسلمانوں کی تاریخ کا ایک اندوہناک سبق جسے ہم ہزاروں بار بھولے ہیں' یہ ہے کہ قومِ رسولِ ہاشمی ﷺ کو سب سے زیادہ نقصان آستین میں پالے ہوئے اُن سانپوں سے ہوا جو حکومت کے اعلیٰ ترین اور حساس ترین عہدوں پر ہوتے تھے۔ بنگال کے میر جعفر اور میسور کے میر صادق کے ناموں سے کون واقف نہیں؟ کیا آپ یقین کریں گے کہ 1257ء میں بغداد میں یہ کردار جس نے ادا کیا وہ عباسی سلطنت کا وزیرِ اعظم نویدالدین بن العلقمی تھا جس نے ہلاکو خان کو بغداد پر حملہ کرنے کی خفیہ دعوت دی۔

جنوری 1258ء میں ہلاکو نے بغداد کا محاصرہ کر لیا اور بیرونِ شہر واقع بلند مقامات سے بغداد پر ہر طرف سے آگ برسانی شروع کر دی۔ وزیرِ اعظم نے خلیفہ کو مشورہ دیا کہ وہ ہلاکو کے سامنے ہتھیار ڈال دے۔ 10 فروری 1258ء کو خلیفہ اپنے بھائی' دو بیٹوں اور تین ہزار عمائدین کے ساتھ بغداد کی شہر پناہ سے باہر نکل کر ہلاکو کے کیمپ میں حاضر ہوا۔ ہلاکو نے حکم دیا کہ خلیفہ فوراً اہلیانِ بغداد کو پیغام بھجوا دے کہ وہ بھی خلیفہ کی طرح غیر مسلح ہو کر شہر پناہ سے باہر نکل آئیں۔ حکم کی فوری اور مکمل تعمیل ہوئی۔ اگلے روز علی الصبح ہلاکو نے حکم دیا کہ سب اہلیانِ بغداد کو قتل اور شہر بغداد کو جلا کر راکھ کر دیا جائے۔ ابن خلدون کے مطابق بغداد کی 20 لاکھ آبادی میں سے 16 لاکھ باشندے شہید کر دیئے گئے۔ مریضوں کو ہسپتالوں سے اور طلبہ اور اساتذہ کو ان کی درس گاہوں سے نکال کر تہہ تیغ کر دیا گیا جو دہشت زدہ عورتیں اور بچے اپنے ہاتھوں میں قرآن اٹھائے گھروں سے نکلے انہیں گھوڑوں کے سموں کے نیچے روند دیا گیا۔ وہ خواتین جن پر کسی غیر مرد کی نظر تک نہ پڑی تھی گھروں سے گھسیٹ کر سڑکوں پر لائی گئیں اور ان پر جو بیتی وہ قلم نہیں لکھ سکتا۔ تین دن اور تین راتیں بغداد میں کلمہ گو مسلمانوں کا خون پانی کی طرح نالیوں میں بہتا رہا۔ ان تین ایام میں دریائے دجلہ کا پانی میلوں تک سرخ نظر آتا رہا۔ ادب اور آرٹ کے وہ شاہکار جو عباسی خلفاء نے پچھلے پانچ سو برسوں میں دنیا کے کونے کونے سے لا کر جمع کیے تھے شاہی محلات' مساجد' مقابر سب جلا دیئے گئے۔ کاظمین شریف' جہاں مسلمانوں کے دو مشہور امام مدفون ہیں تباہ کر دیا گیا۔ چار روز بعد خلیفہ کی باری آئی۔ ہلاکو کے حکم پر خلیفہ کو انتہائی بے رحمی سے مار مار کر قتل کر دیا گیا۔

یہ تاریخ کا سبق تھا کہ جو حکمران اپنی جان بچانے کے لیے اپنی عزت وآبرو اور اپنی رعایا کی جانوں کی قربانی پیش کرتا ہے، اُسے اپنی جان کی قربانی بھی دینی پڑتی ہے۔ سقوطِ بغداد کے واقعے میں آنکھوں والوں کے لیے عبرت کے اور سبق بھی ہیں۔ اولاً عذابِ الٰہی کے نزول سے پہلے قوم اور اس کے اہلِ اقتدار کو خبردار کر دیا جاتا ہے۔ تاریخ بتاتی ہے کہ عوام نے تو ان نشانیوں کو سمجھا لیکن اہلِ اقتدار نے ان نشانیوں کو سمجھا' نہ سمجھنے کی کوشش کی بلکہ کسی ناصح نے سمجھانے کی کوشش کی تو الٹا اس کا مذاق اڑایا اور اکثر اسے ایذا پہنچائی۔ بالآخر اہلِ اقتدار خود بھی ڈوبے۔ ثانیاً مسلمانوں کے ادبار میں اکثر ان کے حکمران ٹولے کی عیاشی' نامردی' کم علمی' کج فہمی اور انانیت کا عمل دخل رہا ہے۔ ثالثاً مسلمانوں کو غیروں سے زیادہ اپنوں سے نقصان پہنچا۔ میر جعفر' میر صادق اور العلقمی صرف تین نام نہیں بلکہ مسلمانوں کی تاریخ کے مستقل اور منحوس کردار ہیں۔ یہ تیرہویں صدی عیسوی میں بھی تھے انیسویں صدی عیسوی میں بھی تھے اور اکیسویں صدی عیسوی میں بھی ہیں۔ وہ صدی کب آئے گی جب ہم اپنی آستین کے ان سانپوں کو وقت گزرنے سے پہلے پہچان سکیں گے؟

امیر تنظیم اسلامی کا دعوتی دورہ حلقہ حیدر آباد

امیر محترم صبح آٹھ بجے نائب ناظم اعلیٰ محترم عارف جمال فیاضی کے ہمراہ مسجد جامع القرآن قاسم آباد تشریف لائے۔ امیر حلقہ حیدر آباد امجد حسین چنہ اور حلقہ کے دیگر ساتھیوں نے آپ کا استقبال کیا۔ صبح 09:00 بجے امیر محترم نے تقریباً 30 علماء کرام سے ناشتے پر ملاقات کی۔ مذکورہ نشست میں باہمی تعارف، موجودہ مسائل سے آگاہی اور معاشرے میں علماء کرام کی ذمہ داریوں پر تبادلہ خیال ہوا۔ اختتام پر امیر محترم ﷾ نے علماء کرام کو ڈاکٹر اسرار احمدؒ کی کچھ کتب تحفتاً پیش کیں۔

11:30 تا 1:00 بجے مسرت بینکویٹ لطیف آباد میں خصوصی نشست میں اراکین انجمن اور شہر کے مختلف طبقات سے تعلق رکھنے والے افراد (تاجر، ڈاکٹر، انجینئر وغیرہ) کو مدعو کیا گیا تھا۔ امیر محترم نے تذکیری گفتگو فرمائی اور سوال و جواب کا بھی اہتمام ہوا۔ بعد نمازِ عصر مسجد جامع القرآن کے کلاس روم میں امیر محترم ﷾ کی مذکورہ بالا احباب سے نشست کا اہتمام کیا گیا، جس میں مسجد ہٰذا کے قیام اور اس سے متعلق مستقبل کے حوالے سے گفتگو کی گئی۔ وحدت کالونی قاسم آباد کی جامع مسجد میں نمازِ مغرب کے بعد امیر محترم کا خطاب عام بعنوان ''نبی اکرم ﷺ سے تعلق کے عملی تقاضے'' رکھا گیا تھا۔ تقریباً 500 حضرات اور 100 خواتین نے اس بابرکت محفل میں شرکت فرمائی۔ ناظم پروگرام مقامی امیر قاسم آباد غربی محترم عبدالفتاح میمن تھے۔ پروگرام کے لیے بینرز، ہینڈ بل، سوشل میڈیا، وال پوسٹر اور عوامی مقامات پر اعلانات کے ذریعہ بھرپور تشہیر کی گئی۔ اس موقع پر محترم منظور علی سولنگی نے نظامت کے فرائض سرانجام دیئے۔ مجلس کا آغاز قاری صاحب کی خوبصورت تلاوت سے ہوا۔ بعد ازاں امیر محترم نے ''نبی اکرم ﷺ سے تعلق کے عملی تقاضے'' کے عنوان پر خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ ربیع الاوّل کے مہینے میں نبی کریم ﷺ کی سیرت اور ارشادات پر غور و عمل کی ضرورت ہے۔ ہم میں سے کون نہیں چاہتا کہ ہم حضور ﷺ کے محبوب بن جائیں مگر یہ عزت صرف نعروں سے یا سال میں ایک بار جشن میلاد منانے سے نہیں ملے گی۔ نمازیں ضائع ہو رہی ہوں، مخلوط محافل کا انعقاد، بے پردگی اور بے حیائی کا رواج ہو، سڑکیں بلاک کی جا رہی ہوں، میوزک استعمال ہو رہا ہو، لوگوں کو پریشان کیا جا رہا ہو، شریعت کی خلاف ورزی ہو رہی ہو تو ان سب کاموں سے ہم حضور ﷺ کے محبوب نہیں بن پائیں گے۔ محض میلاد منانے سے نہیں، بلکہ آپ ﷺ کی تعلیمات پر عمل کرنے سے ہی ہم کامیاب ہو سکتے ہیں۔ سچی محبت یہ ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کی سنت پر عمل کریں۔ قرآن اور احادیث پر عمل سے ہمارے انفرادی و اجتماعی حال اور مستقبل دونوں سنور سکتے ہیں۔ آج دنیا کے نقشے پر ایک خطہ ایسا ہے، جہاں زمین روزانہ لہو سے رنگین ہوتی ہے، جہاں مائیں اپنی آہ و فغاں سے آسمان ہلا دیتی ہیں، جہاں بچے لباس کی جگہ کفن میں لپیٹے جاتے ہیں اور وہ خطہ ہے غزہ۔ حد تو یہ ہے کہ مسجد اقصیٰ کی پکار پر مسلمان حکمرانوں کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی۔ ہزاروں شہداء، لاکھوں زخمی، تباہ گھر، ویران بستیاں... لیکن امت کی غیرت اب بھی خوابِ غفلت میں مدہوش ہے ہم اس قابل بھی نہیں کہ ایک پانی کی بوتل غزہ بھیج سکیں۔ ''جب دین کو نظامِ زندگی سے نکال دیا جائے تو نتیجہ یہی نکلتا ہے کہ ظلم بڑھتا ہے، اُمت بکھرتی ہے، اور غیرت سو جاتی ہے۔'' اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

امیر محترم ﷾ کا عوامی خطاب مقامی تنظیم لطیف آباد غربی و شرقی کے زیر اہتمام ایمپائر بینکویٹ لطیف آباد میں منعقد کیا گیا۔ بینرز، ہینڈ بل، سوشل میڈیا، وال پوسٹر اور عوامی مقامات پر اعلانات کے ذریعہ بھرپور تشہیر کی گئی۔ جلسہ میں تقریباً 700 مرد اور 300 کے قریب خواتین نے شرکت کی۔ خطاب کا موضوع ''اُمت مسلمہ کا اتحاد اور کرنے کے کام'' تھا۔ اجتماع کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے کیا گیا اور نظامت کی ذِمہ داری سید عماد کاظمی نے ادا کی۔ بعد ازاں امیر محترم نے مذکورہ موضوع پر مفصل خطاب فرمایا۔ آپ نے کہا ہمیں سب سے پہلے یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ امت کسے کہتے ہیں اور بحیثیت امتی ہماری کیا ذِمہ داریاں ہیں۔ علاوہ ازیں آج کیوں ہم مسلمان پستی اور زوال کا شکار ہیں؟ یہ تصور آج ہمارے ذہنوں سے اُوجھل ہو گیا ہے حالانکہ ایک صدی قبل تک جب خلافت کا نظام موجود تھا، اگرچہ آخری دور میں خلافت کمزور ہو چکی تھی، لیکن اس کے باوجود بھی ایک مرکزیت موجود تھی، جس کے ہوتے ہوئے فلسطین پر قبضہ کرنا کفار کے لیے ناممکن تھا۔ لہٰذا غیروں کی سازش اور اپنوں کی نادانیوں کی وجہ سے وہ مرکزیت ختم ہو گئی۔ اس کے بعد ہم نیشن، سٹیٹس اور فرقوں میں تقسیم ہو گئے اور جس طرح ''سب سے پہلے پاکستان'' کا نعرہ لگتا رہا اسی طرح دیگر مسلم ممالک بھی صرف اپنے ملکی مفاد کو اُمت کے اجتماعی مفاد پر ترجیح دینے لگے۔ اس کا نتیجہ ہے کہ آج ایک چھوٹا سا ناجائز صیہونی ملک 57 مسلم ممالک کو چیلنج کر رہا ہے۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ آج ہم تقسیم ہو کر غیروں کے محتاج ہو چکے ہیں۔ خلافت کی بجائے ہم نے اقوام متحدہ پر انحصار کر لیا جو امریکہ کی کنیز ہے۔ غیر مسلموں کا کوئی مسئلہ ہو تو ایک دن میں قرارداد پاس ہو جاتی ہے اور اس پر عمل درآمد بھی فوری ہو جاتا ہے، جس طرح مشرقی تیمور میں ہوا یا جنوبی سوڈان میں ہوا لیکن کشمیر کا مسئلہ ہو، فلسطین کا مسئلہ ہو تو 78 سال گزر جائیں، تب بھی کوئی کارروائی نہیں ہوتی۔ ہم اس قابل بھی نہیں ہیں کہ ایک پانی کی بوتل غزہ بھیج سکیں۔ آج عوام سے لے کر حکمرانوں تک ہماری عظیم اکثریت کی ترجیحات میں اللہ کا دین شامل ہی نہیں ہے۔ ایک وقت کے کھانے میں تاخیر ہو جائے تو کتنی پریشانی ہوتی ہے، کیا پنج وقتہ نمازوں کے ضائع ہونے پر کوئی پریشانی ہوتی ہے؟ مسلک پر آنچ آ جائے تو پریشانی ہوتی ہے، قرآن کے احکامات پر عمل نہ ہو تو کوئی پریشانی ہوتی ہے؟ اسی طرح ہمارے حکمرانوں کے ہاں عاشورہ کے موقع پر، رمضان اور ربیع الاوّل میں اور دیگر مواقع پر بڑے بڑے دعوے اور بیانات مل جائیں گے لیکن جب شریعت کے نفاذ کی باری آتی ہے تو دین اُن کی ترجیحات میں ہوتا ہی نہیں۔ ذرا سوچیے! اس ذلت اور رسوائی کے سوا دنیا میں ہمارا مقدر کیا ہوگا؟

اگلے روز صبح 9:00 تا 11:00 بجے قرآن مرکز لطیف آباد میں تنظیم اسلامی حلقہ حیدر آباد کے تمام ذمہ داران کے ساتھ ایک نشست کا اہتمام کیا گیا، اجتماع کے آغاز میں امیر محترم نے سورۃ التوبہ آیات 110-111 سے تذکیر کراتے ہوئے بیعت کی اہمیت اور اس کے تقاضوں پر گفتگو فرمائی۔ نیز رفقاء کے دس مطلوبہ اوصاف کا اعادہ کیا اور اپنی گفتگو کے ذریعے ذِمہ داران میں ازسرِ نو تنظیمی جوش و ولولہ کو مہمیز کیا۔

حلقہ حیدر آباد کے دورہ کا اختتامی پروگرام یوتھ میٹ اپ کی صورت میں مسرت بینکویٹ لطیف آباد میں منعقد ہوا، جس میں امیر محترم نے معاشرے میں نوجوان نسل کے کردار پر گفتگو کی اور موجودہ حالات اور سائنس پر سوال و جواب کا اہتمام کیا گیا۔ پروگرام میں تقریباً 150 نوجوانوں نے شرکت کی۔ عوامی خطابات و یوتھ میٹ اپ میں بروشر: ''تنظیم اسلامی کی دعوت'' اور سندھی کتابچہ ''قرآنِ حکیم اور ہماری ذمہ داریاں'' تقسیم کیے گئے۔

(رپورٹ: عبدالرحیم بیگ مرزا، ناظم نشر و اشاعت حلقہ حیدر آباد)

حلقہ خیبر پختونخوا جنوبی کے زیر اہتمام توسیع دعوت پروگرام

حلقہ خیبر پختونخوا جنوبی کے زیر اہتمام ضلع مردان کے گاؤں طوروکی مسجد میں مقامی نائب امیر محترم ارشد علی کے چچا محترم محمد اسماعیل کے تعاون سے توسیع دعوت کے سلسلے میں ایک پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ اس پروگرام میں بعد نمازِ عصر تا نمازِ مغرب مدرس کے فرائض مقامی نائب امیر مردان محترم ارشد علی نے ادا کیے۔ انہوں نے ”دینِ اسلام کا جامع تصور“ کے موضوع پر گفتگو فرمائی جبکہ بعد نمازِ مغرب تا نمازِ عشاء ناظم دعوت حلقہ محترم حبیب الرحمٰن نے مدرس کے فرائض انجام دیئے۔ ان کا موضوع ”منہج انقلاب نبوی ﷺ“ تھا۔ اس پروگرام میں تقریباً 30 رفقاء واحباب نے شرکت کی۔

(رپورٹ: سعید اللہ شاہ، معتمد حلقہ خیبر پختونخوا جنوبی)

حلقہ حیدرآباد کے زیر اہتمام صمود فلوٹیلا پر حملہ کے تناظر میں احتجاجی مظاہرہ

حلقہ حیدرآباد کی سطح پر 5 اکتوبر 2025ء کو اسرائیل کا صمود فلاٹیلا پر حملہ اور گرفتاریوں کے تناظر میں احتجاجی مظاہرہ کیا گیا۔ مظاہرے کا آغاز سہ پہر 3:00 بجے حیدر چوک سے کیا گیا اور اختتام پریس کلب پر ہوا۔ مظاہرے میں کم وبیش 140 رفقاء نے شرکت کی۔

(رپورٹ: امجد حسین چنہ، امیر حلقہ حیدرآباد)

حلقہ کراچی جنوبی کے زیر اہتمام ”گلوبل صمود فلوٹیلا پر حملہ اور گرفتاریوں کے خلاف“ مظاہرہ

پیر 6 اکتوبر 2025ء کو نمازِ مغرب کی ادائیگی کے بعد امتیاز سپر مارکیٹ کے سامنے (KPT فلائی اوور، قیوم آباد چورنگی) پر تنظیم اسلامی (اختر کالونی) کے رفقاء واحباب جمع ہوئے۔ انہوں نے پلے کارڈ اور بینرز اُٹھا رکھے تھے۔ بانی محترمؒ کا مختصر بیان بذریعہ میگا فون سنایا گیا اور لوگوں کو اسرائیل کے ناپاک عزائم کے حوالے سے آگاہ کیا گیا۔ موضوع سے متعلق امیر محترم کی پریس ریلیز بھی تقسیم کی گئی۔ اختتام پر محترم سعید الرحمن نے دعا کروائی۔ اللہ پاک فلسطین وغزہ کے مسلمانوں کے حال پر رحم وکرم فرمائے۔ شرکت کرنے والے تمام رفقاء واحباب کو بہترین اجر سے نوازے۔ آمین!

(نبیل احمد خان، مقامی ناظم نشر واشاعت)

حلقہ سرگودھا کے زیر اہتمام توسیع دعوت پروگرام

حلقہ سرگودھا کے زیر اہتمام توسیع دعوت پروگرام کے سلسلے میں امیر حلقہ، دو ملتزم رفقاء محترم محمد ممتاز حسنین اور محترم ہارون شہزاد کے ہمراہ مورخہ 5 اکتوبر 2025ء بروز اتوار کو سالم انٹرچینج کے نزدیک شہر پھلروان کے لیے سرگودھا سے روانہ ہوئے۔ پھلروان شہر کے مختلف بازاروں میں ”استحکامِ امت اور پاکستان کی سالمیت“ کے موضوع کے ہینڈ بلز تقسیم کیے گئے۔ شہر کے مین بازار میں آگاہی منکرات اور تنظیم اسلامی کے تعارف کے ضمن میں آگاہی کیمپ بھی لگایا گیا۔ تقسیم ہینڈ بل اور آگاہی کیمپ کی سرگرمی سہ پہر 4:00 بجے تک جاری رہی۔ اس دوران امیر حلقہ نے مرکزی مسجد کے خطیب اور علاقے کے مختلف سرگرم لوگوں سے ملاقاتیں کیں اور تنظیم کا تعارفی مواد بھی دیا۔ شام 4:00 بجے کے قریب پھلرون سے سرگودھا کے لیے واپسی ہوئی۔ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ اس مساعی کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت عطا فرمائے۔ (آمین)

(رپورٹ: ہارون شہزاد، ناظم نشر واشاعت حلقہ سرگودھا)

یادِ رفتگاں

احسان الودود بھی چلے گئے!

نبی محسن

سابق ناظم حلقہ ملاکنڈ احسان الودود صاحب طویل علالت کے بعد اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔ ﴿إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّآ إِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ﴾

مرحوم انتہائی فعال، مخلص تحریکی کارکن تھے۔ آپ نے اپنی پوری زندگی اللہ تعالیٰ کے دین کے لیے وقف کر دی تھی۔ دنیاوی فکروں سے بے نیاز، ہمیشہ اقامتِ دین کی جدوجہد میں مصروف رہے۔ سرد راتیں ہوں یا طویل سفر، آپ ہمیشہ محبت، عاجزی اور انکساری کے ساتھ رفقاء سے ملتے اور ہر آنے والے کو خلوصِ دل سے دعائیں دیتے۔ آپ کے دل میں اقامتِ دین کا جذبہ اس قدر گہرا تھا کہ جب کوئی ساتھی تاخیر سے آتا تو بے اختیار آپ کے لبوں سے ﴿إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّآ إِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ﴾ کے الفاظ نکلتے جن میں شفقت بھی تھی اور نصیحت بھی۔ راقم الحروف کو متعدد تنظیمی دوروں میں آپ کے ساتھ رہنے کا موقع ملا۔ میں نے مرحوم سے بہت کچھ سیکھا۔ آپ وقت کے پابند، نماز کے عاشق اور تربیتِ رفقاء کے لیے ہمیشہ فکرمند رہتے تھے۔ آپ نے دنیاوی ملازمت ترک کر کے اپنی پوری زندگی اللہ تعالیٰ کے دین کے لیے وقف کر دی جو آپ کے خلوص کی واضح دلیل ہے۔ آپ کا پسندیدہ عمل قیام اللیل تھا۔ آپ طویل رکعتوں میں قرآنِ مجید کی تلاوت سے لطف اندوز ہوتے اور رب کے حضور گڑگڑاتے رہتے۔ مجھے یقین ہے کہ اگر میں نے دنیا میں کسی نیک انسان کو دیکھا ہے تو وہ آپ ہیں۔ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے، جنت الفردوس عطا کرے، اور اقامتِ دین کے لیے مرحوم کی کاوشوں کو اُن کے لیے صدقہ جاریہ بنائے۔ آمین یارب العالمین!

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّآ إِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ — دعائے مغفرت

☆ حلقہ کراچی جنوبی، کورنگی وسطی تنظیم کے مبتدی رفیق حاجی نور الرحمان وفات پا گئے۔

برائے تعزیت: 0314-2314200

☆ نیو کراچی تنظیم کے ملتزم رفیق محترم اورنگزیب خان وفات پا گئے۔

☆ مقامی تنظیم بہاولپور شمالی کے سینئر مبتدی رفیق غلام مصطفیٰ وفات پا گئے۔

☆ رفیق تنظیم اسلامی اور قرآن اکیڈمی لاہور کے کارکن غلام عباس کے والد وفات پا گئے۔

☆ حلقہ کراچی جنوبی کے معاون محترم کرنل امین کے بڑے بھائی وفات پا گئے۔

برائے تعزیت: 0300-2027733

اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ قارئین سے بھی ان کے لیے دعائے مغفرت کی اپیل ہے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ وَاَدْخِلْهُمْ
فِيْ رَحْمَتِكَ وَحَاسِبْهُمْ حِسَابًا يَّسِيْرًا

اخبارِ اسلام

غزہ، اصل صورتحال کیا ہے؟ (بشکریہ: فرینڈز آف فلسطین)

- غزہ کی پٹی میں قابض صہیونی فوج کی جانب سے جاری نسل کشی کے دو سال (730 دن) مکمل ہونے پر فلسطینی معاشی تباہی کے اعداد و شمار کچھ اس طرح ہیں کہ تجارتی شعبہ میں 4.5 ارب ڈالر کا نقصان ہوا ہے، زرعی شعبہ میں 2.8 ارب ڈالر، سیاحت و ہوٹلز کو 2 ارب ڈالرز کا، انٹرنیٹ و مواصلات کی مد میں 3 ارب ڈالر کا، ٹرانسپورٹ کی مد میں 2.8 ارب ڈالر، بجلی کی مد میں 1.4 ارب ڈالر، مجموعی طور پر صنعتی شعبے میں 4 ارب ڈالر اور بلدیاتی و خدماتی نظام کا 6 ارب ڈالرز کا نقصان ہوا ہے۔ 7 اکتوبر 2023ء سے اب تک مجموعی طور پر 67913 فلسطینی شہید اور 170134 زخمی ہو چکے ہیں۔ 15 مارچ 2025ء کو اعلان جنگ بندی کے بعد سے اب تک 13749 فلسطینی شہید اور 57921 زخمی ہو چکے ہیں۔ جب سے عالمی ادارہ (IPC) نے غزہ میں قحط کی باضابطہ تصدیق کی ہے، اس کے بعد سے قحط کے باعث 460 فلسطینی شہید ہوئے جن میں 154 بچے شامل ہیں۔ جاری نسل کشی کی جنگ میں لاپتہ فلسطینیوں کی تعداد تقریباً 9500 تک پہنچ چکی ہے۔
- اسرائیلی ذرائع ابلاغ کے مطابق 7 اکتوبر 2023ء سے آج تک کم از کم 1997 اسرائیلی ہلاک ہو چکے ہیں۔ غزہ سول ڈیفنس کے ترجمان محمود بصل کا کہنا ہے کہ غزہ بھر میں انسانی حالات انتہائی المناک ہیں۔ امدادی ٹیمیں دن رات ملبے کے نیچے دبی لاشوں اور زخمیوں کی تلاش میں مصروف رہتی ہیں مگر تباہی کے شدید حجم اور بنیادی سہولیات کے انقطاع نے کام کو نہایت مشکل بنا دیا ہے۔ خان یونس کے میئر کے مطابق شہر کے 300 کلومیٹر طویل پانی کے نیٹ ورک کو شدید نقصان پہنچا ہے جبکہ 75 فیصد نکاسی آب کا نظام مکمل طور پر تباہ ہو چکا ہے اور انسانی بحران مزید سنگین ہو گیا ہے۔
- اسرائیلی فوجی تجزیہ کار یوسی یہوشع نے اعتراف کیا ہے کہ جنگ بندی کے اعلان کے بعد سے غزہ میں امدادی ٹرکوں کی چوری یا لوٹ مار کا کوئی واقعہ پیش نہیں آیا۔ تمام جرائم پیشہ گروہ غائب ہو گئے ہیں۔ اب یہ واضح ہو چکا ہے کہ ان گروہوں کو کنٹرول کرنے والا دراصل اسرائیلی فوج ہی تھی، یہ انفرادی کارروائیاں نہیں تھیں۔
- اقوام متحدہ کی ریلیف اور روزگار ایجنسی برائے فلسطینی پناہ گزین (انروا) نے کہا ہے کہ انروا امداد کی تقسیم میں مرکزی کردار ادا کر رہی ہے کیونکہ اقوام متحدہ کی دیگر تنظیمیں اس عمل کو منظم کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتیں۔ ایجنسی نے نشاندہی کی کہ قابض اسرائیل ہی یہ طے کرتا ہے کہ کون سی امدادی اشیاء اور کتنی مقدار میں معبر کرم ابو سالم کے ذریعے داخل کی جائیں، جس پر اس کی مکمل نگرانی ہے۔ غزہ کی پٹی میں تقریباً 170 ٹرک داخل ہوئے ہیں، جبکہ اس وقت 6 ہزار امدادی ٹرک غزہ کی سرحد پر داخلے کے منتظر ہیں اور ان کے داخلے کے لیے بات چیت جاری ہے۔
- حماس کی طرف سے جاری کردہ پریس ریلیز میں کہا گیا ہے کہ صہیونی دشمن کی سازشوں نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ گزشتہ دو سالوں کے دوران اس کی جنگ صرف حماس اور مزاحمتی تنظیموں کے خلاف نہیں تھی، بلکہ یہ پوری فلسطینی نمائندگی کے خلاف ایک ہمہ گیر جنگ تھی، جس کا مقصد ہمارے عوام کی مزاحمتی قوت کو توڑنا، ہماری قومی شناخت کو مٹانا، اور آزادی و واپسی کے ہمارے جائز حق کو ختم کرنا تھا۔

مسلم دنیا سے متعلق دیگر ممالک کی اہم خبریں

- **مصر: غزہ امن معاہدے پر دستخط قیدیوں کا تبادلہ:** فلسطینی مزاحمتی گروپ 'حماس' نے جنگ بندی کے پہلے مرحلہ کے معاہدے کے بعد غزہ میں موجود تمام 20 زندہ اسرائیلی یرغمالیوں کو 2 مرحلوں میں بین الاقوامی ریڈ کراس کمیٹی کے حوالے کر دیا۔ اسرائیلی جیلوں سے فلسطینی قیدیوں کی رہائی کا عمل بھی شروع ہو گیا ہے اور قیدیوں کی 38 بسیں اسرائیل سے غزہ پہنچ گئیں جن میں 1966 فلسطینی قیدی سوار تھے۔ اس موقع پر صدر ٹرمپ نے کہا کہ غزہ میں جنگ ختم ہو گئی ہے، غزہ کے لیے بورڈ آف پیس جلد قائم کیا جائے گا۔ اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو کی شرم الشیخ میں غزہ جنگ بندی معاہدے کی دستخطی تقریب میں شرکت کی خبروں پر ترکیہ کے صدر رجب طیب اردگان نے مصر میں لینڈ کرنے سے انکار کر دیا، جس کے بعد نیتن یاہو کی شرکت منسوخ کر دی گئی۔
- **ایران: پاک، افغان تنازعہ میں ثالثی کا کردار ادا کرنے کو تیار:** پاکستان اور افغانستان کے درمیان بڑھتی ہوئی کشیدگی پر ایران نے گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے ثالثی کی پیشکش کی ہے۔ ایرانی وزارت خارجہ کے ترجمان اسماعیل بقائی نے کہا ہے کہ ایران خطے میں امن و استحکام کا خواہاں ہے اور پاکستان اور افغانستان دونوں کو فوری مذاکرات کے ذریعے کشیدگی کم کرنی چاہیے۔ تہران دونوں ممالک کے درمیان امن اور استحکام کے لیے تعاون کرنے کو تیار ہے۔ جبکہ قطر نے بھی پاکستان اور افغانستان کے درمیان کشیدگی پر اظہار تشویش کیا ہے۔
- **بنگلہ دیش: سیاسی جماعتیں اصلاحات کے لیے ریفرنڈم پر متفق:** تمام بڑی سیاسی جماعتوں نے ملک میں تاریخی اصلاحاتی چارٹر پر ریفرنڈم کرانے پر اتفاق کر لیا ہے۔ عبوری رہنما محمد یونس نے اصلاحاتی دستاویز جسے "جولائی چارٹر" کہا جا رہا ہے کی بھرپور حمایت کی ہے۔ 28 صفحات پر مشتمل یہ مسودہ وزرائے اعظم کے لیے دو مدت کی حد، صدر کے اختیارات میں اضافہ، اور ملک کو کثیر النسلی و کثیر المذاہب ریاست کے طور پر تسلیم کرنے کی تجاویز پر مشتمل ہے۔
- **بھارت: 4 برس بعد کابل میں سفارت خانہ کھل جائے گا:** وزیر خارجہ سبرامنیم جے شنکر نے افغان وزیر خارجہ امیر خان متقی کے ساتھ نئی دہلی میں ملاقات کے دوران اعلان کیا ہے کہ بھارت چار سال بعد افغانستان کے دارالحکومت کابل میں اپنا سفارت خانہ دوبارہ کھولے گا۔ واضح رہے کہ بھارت نے 2021ء میں طالبان کے اقتدار سنبھالنے کے بعد کابل میں اپنا سفارت خانہ بند کر دیا تھا، تاہم ایک سال بعد تجارت، طبی امداد اور انسانی ہمدردی کی سرگرمیوں کے لیے ایک چھوٹا مشن دوبارہ قائم کیا گیا تھا۔
- **سعودی عرب: مستقل رہائش حاصل کرنے کے لیے نیا قانون نافذ:** پریمیم رہائش سکیم متعارف کراتے ہوئے سعودی عرب نے غیر ملکی شہریوں کو سعودی عرب میں بغیر کفیل کے رہائش، کاروبار اور روزگار کی آزادی فراہم کر دی ہے۔ اکتوبر 2025ء سے نافذ اس نئے قانون کی تفصیلات وزارت داخلہ کی ویب سائٹ پر دستیاب ہیں۔
- **اقوام متحدہ: غلط خبروں کے حوالے سے یونیسکو میں پاکستانی تجاویز منظور:** یونیسکو میں پاکستانی مستقل مندوب ممتاز زہرہ بلوچ کی پیرس میں ہونے والے یونیسکو کے 222 ویں اجلاس میں پیش کردہ تجاویز کو منظور کر لیا ہے جو غلط اور گمراہ کن معلومات اور نفرت انگیز مواد کے انسداد کے لیے آزادی اظہار رائے کے تحفظ اور ڈیجیٹل دور میں معلومات کی سچائی کو یقینی بنانے کے لیے تھیں۔

تحقیق: خالد نجیب خان (معاون مرکزی شعبہ نشر و اشاعت)

Why Trump deserves the Nobel Peace Prize!

Don't laugh. We are serious. Here is why Donald Trump, the self-described 'stable genius', deserves the Nobel Peace prize, given a few adjustments. For starters, it should be called the "Nobel war criminals' prize". After all, the number of war criminals that have been given the prize makes this amply clear. Even the 2025 recipient, Maria Corina Machado is an unabashed zionist and fully paid up member of the genociders' club. She wants to come to power in Venezuela with the help of the CIA by overthrowing a democratically elected government in Caracas.

Past recipients included such war criminals and terrorists as Menachem Begin (the British had a bounty of £10,000 (pound sterlings) on his head if captured dead or alive). Henry Kissinger was the architect of the Cambodia genocide. Yitzhak Rabin had vowed to break the bones of every Palestinian. And Shimon Peres, was the father of the Israeli nuclear bomb.

Even the blackman Barack Obama got the prize within a few months of becoming president. He demonstrated his 'peaceful' credentials by carrying out the most lethal drone attacks against civilians in Pakistan's tribal areas.

All of them were hard core war criminals and genociders.

So, why deprive Trump of this dubious distinction?

He has claimed at various times to have ended five wars. No, that was six. Wait, it was seven, or even ten. Given his weakness in math, we can overlook whether it was five or ten wars that he ended but unfortunately, Ukraine is not one of them. Vladimir Putin has been highly irresponsible even when Trump asked him to stop the war. What he will do to Putin, we have yet to hear from Trump but the Kremlin boss must be trembling in his boots.

When Trump says that he has stopped 10 wars, he is being modest, if such a thing is possible. One of them, of course is the war between Armenia and Albania, more than 1,000 miles apart. The Albanians were quite surprised to learn that they were at war with Armenia. Let us list the wars that Trump has stopped. He ended the Vietnam War. That is why he did not participate in it. It is unfair to call him a draft dodger. If one is a 'peace-maker', he can hardly participate in the war. It was also Trump who ended the Korean War. That is why the North Korean dictator and rocket man, Kim Jong Un received him so warmly. It was Trump who ended both the first and second world wars. People don't give him enough credit. Trump's biggest achievement was ending the American civil war. Now surely, that qualifies him to get the Nobel 'Peace' prize!

We will overlook his support for the zionist genocide in Gaza. After all, it was for a "good cause".

So, there.

Source: https://crescent.icit-digital.org/articles/why-trump-deserves-the-nobel-peace-prize

ضرورت رشتہ

☆ لاہور میں رہائش پذیر ملک فیملی کو اپنی بیٹی، عمر 26 سال، تعلیم بی ایس سی ایل کمپیوٹر سائنس، قد "5 .'5، خوب سیرت وصورت، صوم وصلوٰۃ کی پابند، امور خانہ داری میں ماہر کے لیے دینی مزاج کے حامل، تعلیم یافتہ برسر روزگار لڑکے کا رشتہ درکار ہے۔

برائے رابطہ: 0322-8947844

اشتہار دینے والے حضرات نوٹ کرلیں کہ ادارہ ہٰذا صرف اطلاعاتی رول ادا کرے گا اور رشتہ کے حوالے سے کسی قسم کی ذمہ داری قبول نہیں کرے گا۔

Vol: 34 Regd. No. C.P.L NO.114 No.40

Weekly **Nida-e-Khilafat** Lahore

ACEFYL

SUGAR FREE
COUGH SYRUP

Acefylline piperazine 45mg + Diphenhydramine HCl 8mg

پاکستان کا مقبول ترین

کھانسی کا شربت

شوگر فری

میں بھی دستیاب ہے

ہر قسم کی کھانسی میں

یکساں مفید

PHARMA